RAZA LIB.
RAMPUR
www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

(تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے، اچھی باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔ آلِ عمران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفتہ وار

پیامِ عمل لاہور

جلد ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ شمارہ (۱)
مارچ ۱۹۶۸ء

نگران:-
خواجہ محمد لطیف انصاری
پروفیسر محمد صادق قریشی

مدیر اعزازی:-
وحید الحسن ہاشمی

بدل اشتراک

...ان خصوصی .. .. پانچ روپے سالانہ
...نین خصوصی .. .. دس روپے سالانہ
...تی .. یکصد روپے یکمشت یا کم از کم دس روپے ماہوار
...رپرست ... پانچسو روپے یکمشت یا کم از کم پچاس روپے ماہوار

فی پرچہ ۲۵ پیسے

یکے از مطبوعات
امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ
پاک نگر اکرم روڈ لاہور

ترتیب

۱ - اداریہ — زیرِ غور — ۲

۲ - محفل — خطوط — ۳

۳ - تفسیرِ قرآن — سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی صاحب — ۴

۴ - عیدِ مباہلہ — سید آلِ محمد نقوی مہر جالسی ایم اے — ۷

۶ مسائلِ شریعت — سرکار سید العلماء علامہ سید علی نقی صاحب — ۹

۷ حضرت علی کی عظمت ملائکہ کی نظر میں — جناب زین العابدین صاحب — ۱۱

۸ حضرت علی ابن ابی طالب کا ایک عجیب تشریحی قول - پروفیسر سید محمد کمال الدین ہمدانی — ۱۴

۹ حضرت عبداللہ بن عفیف ازدی - مولانا سید نذر عسکری کراروی — ۱۵

۱۰ - منظرِ غدیر — جناب عارف میرٹھی — ۱۷

۱۱ - صدر سخن طرازی — سید افسر عباس زیدی — ۱۹

۱۲ میزان — دین آباء النبی — ۲۳

۱۳ امامیہ مشن ٹرسٹ کی کارروائی — ادارہ — ۲۵

۱۴ اطلاعات و قومیات وغیرہ — ۲۹

۱۵ قطعات — خاور نوری — ۳۳

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

ادار یہ

زیر غور

حالات کی رد و بدلتی رہتی ہے۔ وقت سُرعت کے ساتھ گزرتا رہتا ہے۔ اور انسان انہیں حالات و واقعات کے پیچ و خم میں اپنی تقدیر کو سنوارنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ افراد کی کوششیں اس وقت تک بار آور نہیں ہوتیں۔ جب تک معاشرے کو اپنا ہمنوا نہ بنالیں۔ بہترین مصلح قوم وہ ہے جو عوام کی دُکھتی ہوئی رگوں پر ہاتھ رکھے۔ اور عوام کی مرضی کے مطابق لائحہ عمل تجویز کرے ورنہ رہبرِ قوم اور قوم کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل ہو جائے گی۔ جسے گرانا بیحد دشوار ہو جائیگا۔

آج تقریباً بیس سال سے شیعہ عوام یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ انہیں ان کے جائز حقوق دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں سینکڑوں کانفرنسیں ہوئیں۔ ہزاروں ریزولیوشن پاس ہوئے۔ لاکھوں تار دیئے گئے۔ اور آخر میں قوم کی بیش بہا جانیں بھی دی گئیں۔ لیکن حکومت کے ارباب اقتدار ہر مسئلے کو زیر غور کہہ کر ٹالتے چلے گئے۔ آئے دن کی بدلتی ہوئی وزارتوں سے تو یہ توقع کی جاسکتی تھی۔ کہ ابھی انہوں نے شیعوں کے جائز مطالبے پر غور نہیں کیا۔ لیکن موجودہ حکومت تو دس سال سے اسی امر کی کوشش کرتی ہے۔ کہ ملک میں کسی طبقے میں بے چینی کے آثار نہ پائے جائیں۔ چنانچہ ایک خاص طبقے کے عقائد کے تحت محکمہ اوقاف کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جو اس امر کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہ ایک خاص طبقے کی تنظیم کو اتنا با اثر بنا دیا جائے کہ جب بھی دوسرے فرقے سر اٹھائیں تو انہیں کچل دیا جائے۔ اس محکمہ نے دوسرا کام یہ کیا کہ ایک خاص طبقے کا لٹریچر جو نیست و نابود اور (out of date) ہو گیا تھا۔ پھر سے شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ اس ملک میں وہی حالات پیدا ہو جائیں جو فیروز شاہی دور میں موجود تھے۔ ہم ان باتوں کی طرف فقط اس لئے اشارہ کر رہے ہیں کہ ہمارے صدر محترم ہرگز ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ حکومت کے کارخانے سے ایسا خام مال نکلے۔ جو دوسروں کے لئے دل آزار ہو۔

موجودہ حکومت کے سامنے شیعوں کے مطالبات دس سال سے زیر غور ہیں۔ اس زیر غور سے نجات حاصل کرنے کے لئے حیدر آباد میں مطالبات کمیٹیوں کا ایک کنونشن منعقد کیا گیا۔ جسے دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ روک دیا گیا۔ اور وزیر داخلہ کے پیہم اصرار پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ چونکہ حکومت مہلت چاہتی ہے۔ اس لئے کنونشن منسوخ کیا جاتا ہے۔

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

محفل

محترمی شاہ صاحب۔ تسلیم

امامیہ مشن کی شائع کردہ کتاب خلافت وامامت پڑھی حق تو یہ ہے اس سے اچھی کتاب اب تک میری نظر سے نہیں گزری۔ تمام مقالے اچھے ہیں۔ مگر وہ مقالہ جو ایک آزاد شیعہ کے قلم کا رہین منت ہے اور جو نیاز صاحب کے محاکمہ پر سپرد قلم کیا گیا ہے۔ واقعی لاجواب ہے۔ میں نے دلائل کو اتنی بلند خیالی کے ساتھ پیش کرتے ہوئے کبھی نہیں پڑھا۔ امامیہ مشن ایسی معیاری کتاب شائع کرنے پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ آزاد شیعہ کے دونوں مقالے میں سید العلماء کے طرز استدلال کی جھلک نمایاں ہے۔ مقالہ نگار اُن سے کافی متاثر معلوم ہوتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ سید العلماء کی تحریروں نے ہماری مذہبی تصنیفات کو وہ بلندی بخشی ہے جو اُردو زبان میں موجود نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ محمد وآل محمد کے صدقے میں سید العلماء کی عمر دراز کرے۔ آمین

(آپ کی خواہر ایمان سیدہ ماہ نو)

مکرمی۔ سلام مسنون!

ماہنامہ پیام عمل بابت فروری ۱۹۶۸ء ملا۔ جاری کرنے کا بہت بہت شکریہ۔ بلا شک یہ جریدہ مذہب شیعہ کا بہترین ترجمان ہے۔ آپ صحیح معنوں میں ترویج دین میں مشغول ہیں میری دعا ہے کہ خداوند عالم بحق محمد وآل محمد صلعم اسلام امامیہ مشن کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

دیگر سب عافیت ہے۔ کار لائقہ سے یاد فرمائیں۔ والسلام

خادم اہلبیت سید عقیل حیدر نقوی تلمیذ مولانا سید حامد علی شاہ صاحب موسوی دام ظلہ' پرنسپل جامعۃ المومنین علی مارکیٹ راولپنڈی۔

"انعامی مقابلہ"

شیعہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان لاہور کے زیر اہتمام تمام شیعہ طلباء کو مندرجہ ذیل موضوعات پر مضامین لکھنے کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ مضامین فل اسکیپ سائز کے چھ صفحات سے زائد نہ ہوں۔

اُردو (الف) اُردو شاعری بر واقعہ کربلا۔

(ب) اصول اسلام سرچشمہ امن ہیں۔

انگریزی: (۱) مذہب میں نئی پود کی عدم دلچسپی۔

(۲) شیعہ مذہب میں برأت کا تصور

ان موضوع پر مضامین ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔

معتمد شیعہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان
نمبر ۱ ہمایوں سٹریٹ۔ اسلامیہ پارک لاہور

www.khwajadatefansari.com

سرکار سید العلماء علامہ علی نقی النقوی مدظلہ العالی

تفسیر قرآن

(آیت ۱۰۲ مسلسل)

یہ فقرہ کہ وہ جس کو نقصان نہ پہنچا تے تھے۔ وہ مشیت الٰہی سے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالق اُن کے عمل سے راضی تھا۔ نہیں، عمل تو وہ اُس کے حکم کے خلاف تھا مگر اثر اُس پر قانونِ تکوینی کے مطابق اُسی طرح مرتب ہوتا تھا جیسے زہر پر اس کا اثر۔ یہ آثار ایک عام نظام قدرت کے تحت میں واقع ہوتے ہیں۔ جو ان اسباب کو مہیا کرے اور اسی لئے وہ مستحق ملامت و عقوبت بھی ہوتا ہے بے شک خالق اُس کی مزاحمت بنظر حکمت نہیں کرتا۔ جو اگر وہ کر دیتا تو یہ فعل غیر ممکن الوقوع ہو جاتا۔ اس اعتبار سے اُسے نتیجہ مشیت کہا جاتا ہے۔ اور یہی معنی باذن اللہ کے اس آیت میں ہیں۔

"یہ خوب جانتے ہیں" یہ یہود کا تذکرہ ہے جنہیں کہا گیا تھا کہ انہوں نے سلیمان کے زمانہ والے سحر فلسطین اور ہاروت و ماروت کے بتائے ہوئے سحر بابل کا اتباع کیا۔ انہیں خوب معلوم ہے کہ یہ ان کی آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ کیونکہ توریت میں بھی اُس کی ممانعت صاف الفاظ میں موجود ہے: "تو جادوگری کو جینے مت دے (خروج ۲۲: ۱۸)" اور "جادو نہ کرو اور ساعتوں کا لحاظ مت کرو" (احبار ۱۹: ۲۶) اور "نہ رمال و ساحر ہو۔ کیونکہ وہ سب جو ایسے کام کرتے ہیں۔ خداوند کی نفرت کے باعث ہیں۔" (استثناء ۱۸: ۱۲)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۰۳

"اور اگر وہ ایمان لاتے اور اپنے بچاؤ کا سامان کرتے تو اللہ کی طرف کا ذرا بھی ثواب جو انہیں ملتا وہ کہیں بہتر تھا۔ کاش وہ اسے جانتے۔"

مادیت اور مذہب کے نقطۂ نظر میں یہی فرق ہے۔ مادی انسان دُنیا کے منافع کو بہت کچھ سمجھتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہاں کا بڑے سے بڑا نفع جو حاصل ہو وہ فانی ہے۔ اور آخرت کا ذرا سا بھی ثواب دُنیا کی ہر شے سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ وہ باقی ہے۔

مَثُوْبَةٌ میں تنوین (ٌ) سے کچھ اور ذرا کے معنی پیدا ہوئے ہیں [۱]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱۰۴

"اے ایمان والو "رَاعِنَا" نہ کہا کرو "اُنْظُرْنَا" کہا کرو۔ اور بات کو سنا کرو اور کافروں کے لئے تو دردناک عذاب ہے۔"

---

[۱] تنکیر المثوبۃ للتقلیل ای بشیٔ ما من المثوبۃ کائنۃ من عندہ تعالیٰ خیر۔

(ابو السعود)

جب پیغمبرِ خدا قرآن سناتے ہوئے یا کوئی تبلیغ فرماتے ہوتے تو بسا اوقات ایسا ہوتا کہ وہ شخص حضرت کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرتے ہوئے پکار کر کہتا تھا رَاعِنَا۔ یعنی ہمارا لحاظ کیجئے۔

اس کا مطلب یہ ہوتا تھا۔ کہ براہِ کرم اس جملہ کو دوبارہ ارشاد فرما دیجئے۔ عربی زبان کے لحاظ سے اس میں کوئی خرابی نہیں تھی مگر مجمع میں کچھ یہودی بھی منافقین کی صف میں داخل ہو کر موجود ہوتے تھے۔ وہ اس لفظ کو شرارۃً حضرت کی شان میں ایک دشنام کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ مسلمان عموماً اس شرارت کو نہیں سمجھتے تھے۔ اور وہ اپنی جگہ خوش و مطمئن تھے۔ کہ ہماری اس شرارت کا کسی کو علم نہیں ہو سکتا۔ مگر خالق کریم نے اُن کی اس شرارت کے سدِباب کے لئے مسلمانوں کو ہدایت کی کہ تم لفظ بدل دو۔ رَاعِنَا نہ کہا کرو۔ بلکہ اُنْظُرْنَا کہا کرو۔

تفسیریں دیکھئے تو پتہ چلے گا۔ کہ اس حکم کے بعد بھی مفسرین اس راز کو نہیں سمجھ سکے ہیں۔ کہ رَاعِنَا میں کون سی خرابی تھی جو سختی کے ساتھ اس سے ممانعت کی گئی۔ مگر اہلِ بیتِ رسولؐ نے اس راز کا انکشاف کیا کہ یہ لفظ عبرانی زبان میں دشنام کے معنی پیدا کرتی ہے[1]۔

اللہ جزائے خیر دے علامہ شیخ محمد جواد بلاغی نجفی طاب ثراہ کو جنہوں نے عبرانی زبان سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد عبرانی زبان کی بائبل میں اس راعنا کی لفظ کے محلِ استعمال ڈھونڈے اور حضرت امام محمد باقرؑ کے ارشاد کی حقانیت معلوم کی۔ کہ راع کی لفظ "لغو" اور "قبیح" کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسا کہ توریت سفر افضل ۲ و ۳ میں آیا ہے۔ اور کبھی شریر کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔ جیسا کہ سفر ۵ فصل اول اور مزامیر فصل ۶۴ و ۶۵ میں ہے[2]۔

جب مسلمانوں نے حکمِ آلٰہی سے لفظ بدل دی اور انظرنا کہنے لگے تو یہود کی اس شرارت کا سدِباب ہو گیا۔

آخر کے فقرہ میں بتایا گیا ہے کہ راعنا کہکر جو لوگ دشنام طرازی کرتے ہیں۔ وہ حقیقتہً کافر ہیں۔ جن کو اُن کے فعل کی سزا تو ملے ہی گی۔ لیکن تم نادانستہ اُن کے شریک کار یا معاون کیوں بنو۔ اور انہیں تمہارے طرزِ گفتگو سے اس کا موقع کیوں ملے۔ کہ وہ رسول کی شان میں گستاخی کر سکیں۔

[1] قال الباقرؑ ھذہ الکلمۃ سب بالعبرانیۃ الیہ کانوا یذھبون (طبرسی)

[2] فتکرت راعنا فی العبرانیۃ بمعنی شریرنا (بلاغی)

(باقی آئندہ)

تبلیغ فی سبیل اللہ

حسبِ سابق امسال بھی مبلغین امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ مختلف مقامات پر تبلیغ فی سبیل اللہ کے سلسلے میں محرم الحرام کے موقع پر جا رہے ہیں۔ جن مقامات پر مبلغین کا تعین کیا جا چکا ہے۔ درج ذیل ہیں۔

۱۔ نظام آباد مغلپورہ لاہور	مولانا سید تجمل حسین صاحب
۲۔ چکوال	" سید اظہار حسین شہدی۔
۳۔ ڈیرہ سیداں ضلع راولپنڈی	" سردار علی جعفری
۴۔ مظفر گڑھ	" سید امیر حیدر زیدی
۵۔ مظفر آباد	" پروفیسر محمد صادق قریشی
۶۔ کیماٹ	" غلام رسول صاحب کھچی
۷۔ پاک نگر لاہور	" سید زکی الحسن صاحب
۸۔ موضع وال سیالکوٹ	" سید نذیر حسین بخاری۔

از سید آل محمد نقوی مہر جالسی ایم اے

عید مباہلہ

آیۂ مباہلہ معہ شان نزول :-

آیۂ مباہلہ :- فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ الکاذبین۔

شانِ نزول :-

جب علمائے نصارائے نجران خدمت رسول اکرم میں بمقام مسجد نبیؐ حاضر ہوئے اور آنحضرت نے ان کے سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے متعلق بیان فرمایا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ تو نصارائے نجران کے علماء نے آنحضرت کے اس جواب با صواب کو نہ مانتے ہوئے سوال پیش کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح کے باپ کا کیا نام تھا۔ اس سوال کے جواب دینے سے قبل نزول وحی ہوئی کہ دربالتحقیق عند اللہ حضرت عیسیٰؑ کی مثال حضرت آدم کی ہے جن کو اس نے "تراب" سے بنا کر فرمایا کہ "ہوجا" پس وہ ہو گئے) اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عند اللہ کمثل آدمَ خلقہٗ من تُراب ثُمَّ قال کن فیکون ﴿ آنحضرت نے جواب میں یہ آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی تو علمائے نصاریٰ کج بحثی کرنے لگے کہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا کے (نعوذ باللہ) بیٹے ہیں۔

بعض نے کہا کہ وہ دوسرے خدا ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ باپ بیٹے اور روح القدس میں سے تیسرے خدا ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) اس پر آیہ مباہلہ اس طور پر نازل ہوا۔ فمن حَاجّکَ فِیہِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءکَ مِنَ العِلْمِ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ﴿

فریقین، سبب، مقام و تاریخ مباہلہ :-

"فریقین" کا ذکر "شان نزول آیۂ مباہلہ" میں حسب بالا "مجملاً" آچکا۔ کسی قدر شرح و بسط سے حسب ذیل واقعاتِ مباہلہ میں آجائیگا۔ "اسباب مباہلہ" بھی اسی ترتیب سے مذکور ہوں گے۔ مقام مباہلہ بیرون مدینہ جہاں مسجد رسولؐ سے رخصت ہو کر علماء و اشراف نجران نخلستان میں مقیم تھے۔ اور آنحضرتؐ معہ حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ و علی ابن ابی طالب بیرون مدینہ دن چڑھے تشریف لا کر دو درختوں کے درمیان استادہ ہوئے۔ جن پر حضرت کے حکم سے ایک ہلکی سیاہ عبا تانی گئی تھی۔ یہ دولتّے سلمان فارسی نے بحکم رسولؐ یہ خدمت انجام دی تھی۔ صبح کو مہاجرہ و انصار بھی با زینت و آرائش علم دلوا کر شہر سے نکلے تھے۔ آنحضرت حجرۂ اقدس سے برآمد ہوئے عصمت سرا سے نکل کر علی ابن طالب کا ہاتھ تھام لیا۔

حسنؑ و حسینؑ کو آگے اور فاطمہ زہراؑ کو پیچھے رکھا۔ اسی ترتیب سے میدانِ مباہلہ میں پہنچ کر عبا کے نیچے استادہ ہوئے۔ روئے اقدس نصارائے نجران کی طرف تھا۔ اور صاحب کشاف اور تمام علمائے اہلسنت نے اپنی صحاح میں جناب عائشہ سے روایت کی ہے کہ روزِ مباہلہ آنحضرتؐ تشریف لائے۔ اس وقت آپ موئے سیاہ کی عبا اوڑھے تھے۔ آنحضرتؐ نے حسنؑ و حسینؑ و فاطمہؑ و علیؑ ابن ابی طالب کو اُس عبا میں داخل کیا۔ اور آیہ تطہیر کی تلاوت فرمائی۔ انما یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ہ اور بروایتے آنحضرتؐ روزِ مباہلہ کی صبح کو خانۂ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب میں آئے۔ امام حسنؑ کا ہاتھ تھاما حسینؑ کو گود میں لیا۔ حضرت علیؑ کو اپنے آگے اور فاطمہؑ زہرا کو اپنے پیچھے لے کر میدانِ مباہلہ میں پہنچے۔ اور مقام مباہلہ پر دوزانو بیٹھے۔ اور سید ابن طاؤس نے بحوالہ محمد بن عباس بن ماہیار بموجب روایت منکدر بن عبداللہ لکھا ہے۔ کہ یوم مباہلہ صبح کو حضرت رسولؐ نے جناب امیر علی ابن ابی طالب کو داہنے حسنؑ و حسینؑ کو اپنے بائیں اور حضرت فاطمہ کو اپنے عقب میں لے کر مقام مباہلہ پر پہنچے۔ سب حلہ ہائے یمنی پہنے تھے۔ رسولؐ کے دوش پر عبائے باریک تھی۔ مدینہ کے باہر آ کر دو درختوں کے درمیان زمین صاف کرائی۔ اپنی عبا درختوں پر پھیلادی۔ آل عبا کو زیرِ عبا کر کے خود آگے استادہ ہوئے۔ اور اپنا بایاں ہاتھ عبا میں داخل کر کے اس کمان پر تکیہ کیا۔ جو اُس ہاتھ میں تھی۔ اور داہنا ہاتھ مباہلہ میں دعا کے لئے آسمان کی طرف بلند کیا۔ نصارائے نجران دُور سے دیکھ کر لرزہ براندام ہو گئے۔

ناگاہ جبرائیل نازل ہوئے اور سلام و پیام خدا پہنچایا کہ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ لوگ جو زیرِ عبا ہیں۔ اگر تم ان کو ہمراہ لے کر تمام اہل آسمان و زمین سے مباہلہ کرو گے۔ تو تمام آسمان پارہ پارہ ہو جائیں گے۔ اور زمین پاش پاش ہو کر پانی پر جاری ہو کر پھر قرار نہ لے سکے گی۔ یہ سُن کر حضرت رسولؐ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اس قدر بلند فرمائے کہ سفیدی بغل نمایاں ہوئی۔ اور آنحضرتؐ نے آل عبا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "اس شخص پر وائے ہو جو تم پر ستم کرے اور تمہارا حق تم سے چھین لے اور میری رسالت کا اجر جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ وہ کم کر دے۔ اجر رسالت یعنی تمہاری مودت۔ پس اُس پر قیامت تک پے در پے عذاب اور خدا کی لعنت نازل ہوتی رہے۔"

فریقِ ثانی تین علماء جن کے نام ہیں تھوڑا اخت[illegible] مثلاً علی بن ابراہیم نے بسند حسن امام جعفر صادقؑ [illegible] کی ہے کہ نصارائے نجران خدمت رسولؐ میں اپنے سردار (۱) اہتم و (۲) سید و (۳) عاقب آئے تھے۔ اور طبرسی نے اُن علمائے نصاریٰ کے نام (۱) عاقب (۲) عبدالمسیح (۳) ابوحارثہ لکھے ہیں۔ اور سید ابن طاؤس نے بحوالہ کتاب متعلق مباہلہ نوشتۂ ابوالفضل شیبانی و نیز کتاب عمل ذی حجہ۔ نوشتۂ اشناس بزاز۔ (۱) عاقب کا نام عبدالمسیح بن شرجیل اور کنیت ابوواثلہ لکھی ہے۔ اور طبرسی نے لکھا ہے کہ اہل نجران وقت مشکل اس کی پناہ لیتے تھے۔ اور (۲) سید کا نام سید کی کنیت ابوقرہ تھی اہتم بن نعمان لکھا ہے۔ جو نجران کا عالم اور عاقب کا ہم پلہ۔ فن مناظرہ و مجادلہ کا ماہر۔ قبیلہ عاملہ سے تھا۔ مگر قبیلہ لخم سے ملحق تھا (۳) ابوحارثہ جو بروایت

طبرسی اہل نجران کا عالم و پیشوا ، قیصر روم نے اس کے لئے کنیسۂ عظیم بنائے تھے ۔ اور قیصر کے نزدیک اس کا وفور علم ثابت و محقق تھا ۔ اور ہمیشہ ہدیہ و تحفہ بھیجتا تھا ۔ اور سید ابن طاؤس نے لکھا ہے کہ ابو حاتم حصین بن علقمہ جو ابو حارثہ مشہور تھا ۔ علم علمائے نصاریٰ سبھوں کا استاد ۔ قبیلۂ بنی بکر بن وائل سے تھا ۔ اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی عصابہ سے ابرُوؤں کو باندھتا تھا دین عیسیٰؑ بن مریمؑ پر تھا ۔ اور در پردہ پیغمبر اسلام پر ایمان رکھتا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے ظاہر نہیں کر سکتا تھا ۔ ان تینوں علماء کے علاوہ بروایت طبرسی ابو حارثہ کا بھائی کرز بن علقمہ بھی آیا تھا لیکن سید ابن طاؤس نے لکھا ہے کہ کرز بن سبید حارثی قبیلہ بنی حارث بن کعب کا بزرگ و سردار جنگ تھا ۔

اور بمقام نجران جو مجلس علماء قبل مباہلہ ہوئی تھی ۔ اس میں ابو حارثہ کی تقریر میں رسولؐ کی تردید میں اتنی پر جوش تھی کہ پیکان تیر جو ہاتھ میں لئے تھا ۔ اس کے ہاتھ میں در آیا لیکن اس کو خبر نہ ہوئی ۔ اور کرز بن علقمہ کے متعلق ہے کہ نجران سے آتے وقت ابو حارثہ کے اشتر کی مہار تھامے تھا کہ اونٹ مُنہ کے بل گرا ۔ اس پر کرز نے حضرت رسولؐ کے متعلق کلمہ ناسزا کہا ۔ ابو حارثہ نے کہا کہ جو تو نے کہا وہ تیرے لئے ہو ، اس نے پوچھا کیوں ؟ ابو حارثہ نے کہا " بخدا یہ وہی پیغمبر ہے جس کے ہم منتظر تھے ۔ اس نے پوچھا کہ پھر متابعت کیوں نہیں کرتے ۔ اس نے جواب دیا کہ دولت دُنیا ہاتھ سے جاتی رہیگی کرز بن علقمہ نے اس بات کو دل میں رکھ لیا تھا ۔ اور خدمت رسولؐ میں پہنچ کر مسلمان ہو گیا ۔ ان چار کے علاوہ مکندر بن عبد اللہ راستہ سے اہل نجران کا ساتھی ہو گیا تھا ۔ ان کے علاوہ شرفائے نجران سے ستّر سوار آئے تھے ۔ جو سب بلباس فاخرہ تھے

تاریخ مباہلہ :-

اخوند صاحب و شیخ مفید رحمہ و شیخ بہائیؒ وغیرہ نے ۲۴ ذی الحجہ کو روز مباہلہ لکھا ہے ۔ فریقین کی کتابوں سے مصرح ہے کہ سنہ ۱۰ھ میں مباہلہ واقع ہوا ۔ واضح ہے ۔ کہ حج آخر سے مراجعت پر جمعہ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو بمقام غدیر خم مولانا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کو مولائے مومنین اپنے بعد کے لئے مثل اپنے امام و ہادی بذریعہ فرمان واجب الاذعان من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ ۔ بالاعلان مجمع عام میں مقرر فرمایا ۔ تین دن بیعت ہوئی ، اس کے بعد شانزدہ ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو مدینہ منورہ میں وارد فرمایا ۔ اور مدینہ منورہ میں ازواج سے تہنیتیں اور مبارک بادیں دلوائیں ۔ اور جشن ولی عہدی مولانا علی ابن ابی طالب منایا گیا اور بروایت جابر بن عبد اللہ انصاری یوم غدیر کے بعد آنحضرتؐ توحید و نیز اپنی رسالت اور علی کی ولایت پر بیعت لیتے تھے ۔ صاحب " ہادی التواریخ " نے لکھا ہے کہ بروائت ضعیف روز مباہلہ اکیسویں ذی الحجہ ہے ۔ اور بقول بعض زاد المعاد میں تئیسویں ذی الحجہ کو مباہلہ درج ہے ۔

ممکن ہے کہ نصارائے نجران ۲۱ ذی الحجہ کو خدمت رسول میں پہنچے ہوں ۔ کیونکہ روایات سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ نصارائے نجران وقت نماز عصر مسجد رسول میں پہنچے تھے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آنحضرت مسجد میں موجود نہ تھے ۔ ۲۳ ذی الحجہ تک مباحثہ رہا ۔ ۲۴ ذی الحجہ کو مباہلہ کی تاریخ مقرر ہوئی تھی ۔ آنحضرت معہ آل عبا مقام مباہلہ پر پہنچے ، اور علمائے نصارائے نجران عاقب و سید اپنے دو لڑکوں صبغۃ المحسن اور عبد المنعم ، اور اپنی عورتوں میں سے سارہ اور مریم کو ساتھ لے کر تمام نصارائے نجران اللہ

(باقی صفحہ ۳۵ پر)

ازافادات الحاج سرکار سید العلما مولانا سید علی نقی صاحب مدظلہ

مسائل شریعت مع جوابات

احکام اموات

(سوال محمد ابوذر صاحب مغلپورہ ۔ مراد آباد)

ایسی زمین جس میں قبریں واقع ہوں کاشتکاری کے لئے جوت لینا اس طرح کہ قبروں کا نشان باقی نہ رہے ۔ فقہ مذہب اثنا عشریہ کے مطابق جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ اگر قبور ایسے اشخاص کے ہوں جو دینی حیثیت سے لازم الاحترام ہیں تو یہ عمل کسی وقت میں بھی درست نہیں ہے ۔ لیکن اگر لامعلوم قسم کے مسلمانوں کے قبور ہوں ۔ تو اگر اتنی مدت گزر چکی ہے جس میں اجزائے جسم باقی نہیں رہتے ۔ تو اُس پر کاشت وغیرہ جائز ہوگی اور اگر اتنی مدت نہ گزری ہو ۔ تو کوئی ایسا عمل جس سے نبش قبر لازم آئے جائز نہ ہوگا ۔ لیکن نبش لازم نہ آئے ۔ صرف نشانِ قبر محو ہو جائے تو جائز ہے ۔

۱۹ ماہ صیام ۱۳۷۸ھ

سوال :۔ سید مبارک غنی صاحب رضوی اوٹے پور

میّت کے مُنہ میں عقیق رکھ کر دفن کرتے ہیں ۔ یہ رواج ہے یا شرعی چیز ہے ؟

الجواب :۔ بعض روایات میں وارد ہے اس لئے عمل اُس پر شرعاً درست ہے ۔

سوالات (غلام سرور صاحب ضلع میانوالی)

(۱) اگر ایک مومن مقروض ہے اور مقروض حالت میں مرجاتا ہے تو اس کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ ہاں درست ہے ۔

(۲) اگر ایک شرابی جو کہ ہروقت شراب کے نشہ میں رہتا ہے ۔ اور مجلسیں امام حسینؑ کی بھی سنتا ہے ۔ اور نماز کا قائل بھی ہے ۔ مگر سال بھر نماز نہیں پڑھتا ۔ پھر اُس کا جنازہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں ؟

الجواب :۔ نماز جنازہ ہر مسلمان کی لازم ہے ۔

یکم ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

سوال ۔ سید غلام عباس صاحب ۔ بھکر ضلع میانوالی ۔

اگر کسی شخص کا دل کمزور ہو یا ذہن کم ہو وہ نماز جنازہ کتاب سے دیکھ کر پڑھائے ۔ جائز ہے ؟

الجواب :۔ ہاں جائز ہے ۔ ۹ ر ج ۲ ۱۳۷۹ھ

طریقہ نماز

(سوالات ملک غلام محمد صاحب ۔ ضلع میانوالی ۔

۱ ۔ اہل بیت رسولؐ کا طریقۂ عبادت کس طرح تھا ؟

الجواب :۔ اہل بیت رسولؐ کا وہی طریقہ تھا جس پر شیعۂ اہل بیتؑ قائم ہیں ۔

۲۔ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا کب سے شروع ہوا؟

الجواب:۔ جب سے نماز کی تشریع ہوئی وہ ہاتھ کھول کر ہی پڑھی جاتی رہی۔ ہاں ہاتھ باندھنے کے طریقہ کا صحیح طور پر نہیں چلتا۔ کہ یہ کب سے شروع ہوا؟

۳۔ جو غلط طریقہ پر مسلمان چلنے لگے۔ تو ہمارے گیارہ اماموں نے اس کی درستی کیوں نہ کی؟ اگر کسی امام کے وقت ظالم حکومت تھی۔ تو کوئی نہ کوئی وقت تو ضرور ملا ہوگا۔

الجواب: آئمہ معصومین علیہم السّلام نے جو صحیح طریقہ تھا اُس کی تبلیغ و تعلیم فرمائی۔ چنانچہ اُن کے پیرووں میں وہ بلا اختلاف قائم ہے۔ جبکہ دوسرے مسلمان ایک طریقہ پر متفق نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی کہیں پہ باندھتا ہے۔ کوئی کہیں پہ اور کوئی ہاتھ کھولتا ہے۔ آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے ہر امام کے دور میں کوئی نہ کوئی ظالم حکومت رہی۔ اس کے خلاف کوئی موقع پیش نہیں آیا۔ صرف جناب امیرؑ کو چند سال اقتدار ظاہری حاصل ہوا۔ جس کی مدت بھی مختصر تھی۔ اور پھر باغیوں کی مخالفت کے نتیجہ میں جمل، صفین اور نہروان کے معرکوں اور اُن سے متعلق سابق اور لاحق حالات نے آپ کو موقع بہت کم دیا۔ اس کے علاوہ ہاتھ باندھنے کا رواج اُس وقت تک پیدا نہیں ہوا تھا۔ یہ اس کے بعد ہوا ہے۔

سوال:۔ سید الطاف حسین صاحب۔ سنبھل ضلع مرادآباد۔

نماز جیسی ضروری اور عملی چیز جو دو ایک دفعہ نہیں بلکہ ایک عرصہ تک اور ہر روز پانچ بار صاحب شریعت نے دو ایک کو نہیں بلکہ پوری جماعت کو پڑھائی ہو۔ اُس کے پیرووں میں طریقہ نماز میں اتنا بڑا اختلاف تعجب خیز ہے۔ جب اتنی اہم اور بار بار ہونے والی چیز کی یہ حالت ہے تو وہ احادیث جو محض ایک دو بار ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ اور جن کی تالیف ایک عرصہ بعد ہوئی۔ کیونکر قابل وثوق قرار پا سکتی ہیں۔ یہ اختلاف نماز کیونکر اور کب سے شروع ہوئی؟

الجواب:۔ پیروانِ اہل بیت علیہم السلام میں صورتِ نماز میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دوسری جماعتوں کے اندر یہ اختلاف عمداً پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ فطری طور پر بے شک یہ اختلاف نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

ابتدا تو اس کی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چند سال بعد ہو گئی تھی۔ مگر دور بنی اُمیہ میں اور پھر آغازِ دور بنی عباس تک اُس میں ترقی ہوتی رہی۔

طلب فرمائیں

۱۔ نگینہ مطابق ستارہ، عقیق ہر قسم، دُرِ نجف، موئے نجف، فیروزہ، سنگِ سیاہ، نیلم وغیرہ مناسب قیمت پر طلب فرمائیں۔

۲۔ ہر جائز امور کے لئے تعویذات، ادعیہ نادرہ و اسم جلالہ بمطابق اعداد نام کے تعین کا ہدیہ تین روپے۔

۳۔ نومولود کا نام، مطابق برج ستارہ مع حالاتِ زندگی وغیرہ کا تعین فیس تین روپے۔ بذریعہ علم الجفر ورمل متعلم کے امتحان کا نتیجہ معلوم کرانے کی فیس تین روپے۔ خواہشمند حضرات کا نام مع والدہ یا تاریخ پیدائش سن عیسوی اور جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔ اس پتہ پر رجوع فرمائیں۔

جی۔ ایچ کاظمی بستی رنگپور ڈاکخانہ جمال الدین والی

تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں

جناب زین العابدین عابدؔ حیدری

حضرت علیؑ کی عظمت ملائکہ کی نظر میں"

چونکہ ارباب نظر سے ملائکہ کی عظمت و جلالت اور ان کی عصمت و طہارت اور بندگی و عبادت پوشیدہ نہیں۔ اور نہ عقل و خرد کی دنیا کو ان کے وجود سے انکار ہی ہے۔ ان کی عظمت کے لئے یہی کیا کم ہے۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود جب بہت پاکیزہ کردار بلند سیرت ہو جاتا ہے۔ تو اسے فرشتہ صفت" "فرشتہ خصلت" یا" فرشتہ" کہتے ہیں جس کا مفہوم عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص گویا ہی مرتبہ والا ہے۔ نیز بارگاہ خداوندی میں ان کی جو قدر و منزلت ہے۔ اسے "ملائکۃ الصافون" اور "یفعلون ما یؤمرون" ایسے قرآنی بیانات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی چنداں ضرورت نہیں رہ جاتی کہ ہم اس کے متعلق کچھ تحریر کریں۔ مگر چونکہ ہمارے عنوان کو عظمت ملائکہ سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے اسے مختصر لفظوں میں پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ عظمت علوی کا ایک روشن پہلو سامنے آجائے۔ اس سلسلہ میں قصۂ آدم میں ملائکہ کی اہمیت اور قرآن و حدیث وغیرہ کے علاوہ جن سے عظمت ملائکہ پر روشنی پڑتی ہے۔ خود حضرت علیؑ کا حسب ذیل ارشاد کافی ہے۔"

ثم فتق ما بین السماوات	پھر خداوند عالم نے بلند
العلیٰ فملأھن اطواراً	آسمانوں کو چیر کر اس میں فضا
من ملائکتہ منھم سجود	پیدا کی اور اس کو اپنے مختلف
لا یرکعون ۵ و رکوع لا	قسم کے فرشتوں سے پُر کر دیا۔
یتنصبون ۵ و صافون	(آباد کر دیا) چنانچہ (پہلی قسم) ان
لا یتزایلون ۔ ومسبحون	میں کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو سجدہ
لا یسأمون ۵ لا یغشاھم	میں ہیں، رکوع نہیں کرتے (۲)
نوم العیون ۵ ولا سھو	کچھ رکوع کرنے والے ہیں، جو کھڑے
العقول ولا فترۃ الابدان	نہیں ہوتے ۔ کچھ ایسے صف باندھ
ولا غفلۃ النسیان ۵ و	کر عبادت کرنے والے ہیں کہ جب
منھم امناء علی وحیہ	سے ان کی صفیں بندھی ہیں، آج
والسنۃ الی رسلہ ۵ و	تک ٹوٹی نہیں اور ایسے تسبیح کرنے
مختلفون بقضائہ وامرہ	والے ہیں، جو تھکتے ہی نہیں۔
ومنھم الحفظۃ لعبادہ ۵	انہیں نہ تو کبھی نیند آتی ہے ۔ اور
والسدنۃ لابواب جنانہ	نہ وہ بھولتے ہیں ۔ اور نہ عبادت
۔ ومنھم الثابتۃ فی الارضین	کی وجہ سے ان کے جسم میں سستی اور
السفلیٰ اقدامھم والمارقۃ	کاہلی پیدا ہوتی ہے ۔ اور نہ کبھی ان
من السماء العلیا اعناقھم	سے بھول چوک ہوتی ہے (دوسری
والخارجۃ من الاقطار	قسم) ان میں سے کچھ ایسے فرشتے
ارکانھم والمناسبۃ	ہیں جو وحی الٰہی کے امانتدار
لقوائم العرش اکتافھم	ہیں ۔ اور اس کے رسولوں کے
ناکسۃ دونہ ابصارھم	پاس پیغام بر بن کر اور الٰہی احکام
متلفعون تحتہ باجنحتھم	لے کر آنے جانے والے ہیں (تیسری
مضروبۃ بینھم وبین	قسم) ان میں سے کچھ ایسے فرشتے

من دونهم حجب
العزة واستار القدرة،
لا يتوهمون ربهم
بالتصوير ولا يجرون
عليه صفات المصنوعين
ولا يحدونه بالاماكن
ولا يشيرون اليه
بالنظائر

نہج البلاغہ حصہ خطبت
خطبہ اول

ہیں۔ جو خدا کے بندوں کے نگہبان ہیں۔ اور جنت کے دروازوں کے دربان ہیں۔ (چوتھی قسم) ان میں سے کچھ ایسے (طویل القامۃ) فرشتے ہیں جن کے قدم تحت الثریٰ میں ہیں۔ اور ان کی گردنیں فلک اعلیٰ سے نکل گئی ہیں اور ان کے جسم (اعضاء) اطراف دنیا سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے کاندھے سے قائمۂ عرش الٰہی ملے ہوئے ہیں۔ عرش عزت کے سامنے (انوار الٰہی کی عظمت و ہیبت سے) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں۔ وہ اپنے پیروں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ان کے اور دوسروں (جو ان سے کم رتبے والے ہیں) کے درمیان عزت وقدرت کے پردے پڑے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے اپنے پالنے والے کا تصور کسی شکل وصورت میں نہیں کرتے۔ اور (مخلوقات عالم کی صفتوں سے اس کی ذات کو متصف کرتے ہیں اور نہ اس کو (خدا کو) کسی ایسے خاص مکان یا جگہ میں محدود کرتے ہیں۔ اور نہ نظیروں سے ان کی جانب کوئی اشارہ کرتے ہیں۔ (کیونکہ یہ سب کے سب فرشتے درجہ کمال معرفت پر فائز ہیں)

ملائکہ کے ان اوصاف کو سامنے رکھ کر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ جو ملائکہ ان عظمتوں کے حامل ہیں۔ جو ملائکہ ارواح عالم پر نگہبان ہیں۔ جو کسی وقت جناب آدمؑ کے مقابلہ میں "نحن نسبح ونقدس لک" کے پردے میں خلافت ونیابت، منصب جلیل کے استحقاق اپنے لئے ثابت کر رہے تھے۔ جو عرش و کرسی، جنت و دوزخ، آب وباد، آتش وخاک وغیرہ پر موکل ہیں۔ ان عظمتوں کے باوجود جب یہ ملائکہ خصوصاً سید الملائکہ (جبرائیل) کسی کی عظمت وجلالت کا سکہ اپنے دل میں بٹھائے ہوئے ہوں اور کسی عظمت وجلالت پر فخر ومباہات کرتے ہوں۔ اس سے مواخات نہیں بلکہ اس کی غلامی اپنا فخر سمجھتے ہوں۔ وہ کس شان کا مالک ہوگا۔ اس کی عظمت کا کیا عالم ہوگا۔ اس کا احساس صرف تصور اور عقیدت کی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ الفاظ کے دامن میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کو بیان کیا جائے۔

اگر آپ دیکھیں گے تو آپ کو صاف نظر آئے گا۔ کہ ان ملائکہ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کے مقابلہ میں کبھی اپنے کو "عظیم" نہیں جانا کبھی اپنے کو بزرگ نہیں سمجھا۔ بلکہ عظمت علوی کے اس حد تک معترف تھے۔ ضرورت ہوئی تو ان کے بچوں کے لئے جنت سے حلے لے کر آئے۔ وقت آیا تو علیؑ کے گھر سے روٹیاں مانگ لے گئے۔ حاجت ہوئی تو بچوں کی گہوارہ

www.khwajalateefansari.com RekhtaDownload.com

جنبانی کے لئے آ گئے ۔ وقت کا تقاضا ہُوا تو کوثر سے وضو کے لئے ساغر لے کر آ گئے ۔ مناسب موقع دیکھا تو جنّت کے نغمات لے کر آ گئے ۔ بچوں کی حفاظت کرتے تھے ۔ ان کے ناز اٹھاتے تھے ۔

جب بھی حضرت علیؑ کے سامنے آئے ۔ ادب سے آئے ۔ احترام سے آئے ۔ کبھی اونٹ فروخت کرنے ۔ کبھی اونٹ خریدنے آئے کبھی ۔ مت دینے آئے کبھی تہنیت اور مبارکبادی دینے آئے ۔ لازم میں آئے تو علیؑ علی کہتے ۔ بزم میں آئے تو علیؑ علی کہتے آئے ۔ شب ہجرت میکائیل وجبرائیل نے سرہانے اور پائنتی کھڑے ہو کر بخٍّ بخٍّ لک یا علی ابن ابی طالب ۔ مثلک " کا قصیدہ پڑھتے رہے ۔ اور ذکر عبادت "النظر الا وجه علیؑ " کی تفسیر کرتے رہنے "۔ اس پر بھی خدا سے دعائیں کیں معبود! دنیا والے قرآن ناطق کی برابر زیارت کرتے ہیں اور چہرہ علیؑ کو دیکھ کر عبادت کا شرف حاصل کرتے ہیں ۔ ہم کیوں محروم رہیں ؟ قدرت نے ملائکہ کی دُعا مستجاب کی عرش الٰہی پر شکل علیؑ میں ایک فرشتہ خلق فرمایا ۔ محشر میں شان علویؑ کو دیکھ کر ملائکہ کا غبط کرنا ۔ اور ہر روز حضرت علیؑ کے فخر و مباہات کرنا اور کہنا کہ "بخٍّ بخٍّ لکَ یا علیؑ " (وغیرہ وغیرہ) یہ تمام واقعات ایسے ہیں کہ اگر ان میں کسی کے متعلق بھی تفصیل سے لکھا جائے ۔ تو عظمت علوی نگاہ ملائکہ کی روشنی میں فضیلت امیر المؤمنین کا ایک روشن باب کھل سکتا ہے ۔

لیکن اس وقت طول کے خوف سے ان میں کسی ایک پر بھی نہیں لکھ سکتے ۔ البتہ ذیل میں چند مثالیں ایسی پیش کی جاتی ہیں ۔ جہاں کھُلے میدان ملائکہ نے عظمت علوی کا اقرار و اعتراف کیا جس سے شانِ ابوتراب دوبالا نظر آنے لگی ۔

(۱) تین ہزار ملائکہ نے ایک وقت آپ پر سلام کیا ۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ دُنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوئی ۔ اور یہ وہ منقبت ہے کہ خود حضرت امیر المومنین نے اہل شوریٰ کے خلاف جو احتجاج فرمایا تھا ۔ اس میں اس کو بھی بطور دلیل استحقاق خلافت پیش فرمایا تھا ۔ ذیل کی روایات ملاحظہ کیجئے ۔

(۱) وفی المناقب عن سماکؒ بن حرب عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنهما اسئلکَ عن اختلاف الناس فی علی رضی اللہ عنه قال یا ابن جبیر تسئلنی عن رجل کانت له ثلاثة الاف منقبة فی لیلة واحدة و هی لیلة القربة فی قلیب بدر سلم علیه ثلاثة آلاف من الملائکة من عند ربهم وتسئلنی عن وصی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ۔ وصاحب حوضه وصاحب لوائه فی المحشر والذی نفس عبد اللہ بن العباس بیده لو کانت بحار الدنیا مدادا واشجارها اقلاماً واهلها کتابا فلتسبوا مناقب علی بن ابی طالب وفضائله احصوها "

(۲) فی جمع الفوائد قال علیؑ کنت علیؑ قلیب بدر امیح وامیح منه ماء جاءت ریح شدیدة ثم جاءت ریح شدیدة فکانت الاول ۔ میکائیل والثانیه اسرائیل ۔ والثالثة جبریل مع کل واحد منهم الف من الملائکه فسلّموا علیّ لاحمد والموصلی ۔

(۳) وفی مسند احمد بن حنبل عن علی کرم اللہ وجهه قال لما کانت لیلة فی بدر قال رسول اللہ من یستقی لنا من الماء فما اجاب النّاس فقل علیؑ انا یا رسول اللہ ۔ فاحتضن قربة ثم اتی بئرا بعیدا القعر مظلمة فانحدر فیها فاوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاهبوا النصر محمد وحزبه فهبطوا من السماء فلما حاذوا البئر سلموا علی علیؑ من عند ربهم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(باقی آئندہ)

حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی لیکچرار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی :-

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ایک عجیب تشریحی قو

باب مدینۃ علم وحکمت حضرت علی علیہ السلام سے علم طب میں بھی دُنیا کو بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔ اکثر کتب میں حضور کے گراں قدر طبی ارشادات ملتے ہیں۔ ان سب کو اگر جمع کیا جائے۔ تو طب پر ایک نادر مقدس ذخیرہ منظر عام پر آجائے۔ علم تشریح، طب کے بنیادی علوم میں سے ہے۔ اس علم سے متعلق حضور کا ایک عجیب وغریب قول نہج البلاغہ میں ملا جس کو تفصیل کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

حضور کا ارشاد ہے جیت لمن ینظر بشحم و یسمع بعظم و یتکلم بلحم (ترجمہ) مجھے حیرت ہے یہ دیکھ کر انسان شحم یعنی چربی سے دیکھتا ہے۔ اور عظم یعنی ہڈی سے سنتا ہے۔ اور لحم یعنی گوشت سے بولتا ہے۔ حضور کے اس قول کو علم تشریح کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو اسمیں بہت سی باریکیاں پنہاں نظر آتی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ انسان شحم یعنی چربی سے دیکھتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو واضح ہوتا ہے۔ کہ انسان واقعی شحم سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ انسان کی آنکھ میں ایک عدسہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ جملہ اشیاء کی تصاویر کا عکس آنکھ کے حساس طبقہ پر پڑتا ہے۔ یہ عدسہ ایک شفاف رطوبت سے بنتا ہے۔

جس کو تشریحی اعتبار سے رطوبت جلیدیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور یہ رطوبت منجمد شحم کے مانند ہوتی ہے۔ اس لئے بجا ارشاد ہوا ہے کہ انسان شحم یعنی چربی سے دیکھتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ انسان ہڈی سے سنتا ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کان سے سُنتا ہے۔ مگر تشریحی کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ ہر کان میں تین تین چھوٹی ہڈیوں کی ایک زنجیر پائی جاتی ہے۔ جن کو عظیمات السمع کہا جاتا ہے۔ آواز کی لہریں جو طبل اذنی سے ٹکراتی ہیں۔ انہی ہڈیوں کے ذریعہ باطنی کان کی پیچیدہ ساختوں تک منتقل ہوتی ہیں۔ یہ باطنی ساخت تیہہ عظمی کہلاتی ہے۔ آواز اسی وقت سنائی دے گی۔ جبکہ عظیمات السمع اور تیہہ عظمی وغیرہ جملہ عظمی ساختیں درست اور صحت مند ہوں۔ لہذا حضور کا ارشاد درست ہے۔ کہ انسان عظم یعنی ہڈی سے سنتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ انسان لحم یعنی گوشت سے بولتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان زبان سے بولتا ہے۔ لیکن تشریحی لحاظ سے غور کیا جائے تو خود زبان اور دہن کی جملہ ساختیں جن کے ذریعہ الفاظ بنتے ہیں عضلی ہوتی ہیں۔ اور زبان بھی مختلف عضلات کے ذریعہ حرکت کرتی ہے۔ اگر یہ عضلات مفلوج ہو جائیں۔ جیسا کہ لقوہ اور فالج

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

از سیّد نذر عسکری ،عزمی، کراروی

حضرت عبداللہ بن عفیف ازدی رح

نور الابصار و نور العین فی مقتل الحسین و دیگر
تب مقاتل میں مرقوم ہے ۔ کہ اہلبیت رسول کا داخلہ
ب ماہ الامارہ کوفہ میں ہوا تو ابن زیاد شقی ابن شقی نے
سجد جامع کے منبر پر جا کر خطبہ پڑھا اور کہا کہ شکر ہے
ا کا جس نے حق کو ظاہر کیا اور یزید ابن معاویہ اور اس
ے گروہ کو معاذ اللہ حسین پر کامیاب کیا ۔ اور کلمات ناشائستہ
ان امیر المومنین و امام حسن و امام حسین میں کہے ۔ بمجرد
ننے ان کلمات نازیبا کے حضرت عبداللہ ابن عفیف
دی کہ اصحاب رسول و ارکان شیعہ و زہّاد و عُبّاد سے
ھے ۔ ایک آنکھ ان کی جنگ جمل میں اور دوسری جنگ
فین میں جاتی رہی تھی ۔ گوشہ مسجد سے بیتاب ہو کر اُٹھے
ور بولے او ملعون !

بے مثل نیکیوں میں جنہیں کبریا کہے
مجلس میں تو اونہیں سر منبر بُرا کہے

"ثکلتک امک ایھا اللعین ابن اللعین اما کفاک
ما صنعت بالحسین"

"حتیٰ تقوم مقام الصالحین و تسب اولا
د النبیین۔"

ابن زیاد غصہ میں آیا پوچھا کس نے یہ بات کہی ابن
عفیف نے کہا میں نے او دشمن خدا تو ذریت طاہرہ کو قتل
کرتا ہے جنہیں خدائے تعالیٰ نے ہر رجس سے پاک کیا ہے
اور اُن کو نسبت دیتا ہے ۔ دروغ سے اور ان کے قتل پر
کمر باندھی ہے ، اور پھر بھی اپنے کو مسلمان کہتا ہے ۔

کفر در دل بر زباں اللہ و اکبر داشتن
آل احمد کشتن و دین پیمبر داشتن

اور آواز دی المدد اے اولاد مہاجرین و انصار
کہ اس ملعون و باغی طاغی سے انتقام لیں ۔ ابن زیاد
اور بھی غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ پکڑ لاؤ ۔ غلامان ابن
زیاد نے ہر طرف سے ہجوم کر کے گرفتار کر لیا مگر اشراف
ازدی اور ان کے بنی اعمام نے غلامان ابن زیاد سے
چھڑا کر مسجد سے باہر کر دیا اور ان کے گھر پہنچا دیا ۔

مسجد سے اپنے گھر یہ سعید ازل گیا
بت رہ گیا خلیل حرم سے نکل گیا

اب ابن زیاد نے حکم دیا کہ ابن عفیف کو گھر
سے پکڑ لاؤ ۔ اور غلامان ابن زیاد ان کو پکڑنے کے لئے
ان کے گھر پر جمع ہوئے ۔ قبیلہ ازد کو خبر پہنچی تو جمع ہوئے ۔
قبیلہ یمن بھی متفق ہوئے کہ نہ پکڑنے دیں گے ۔

ابن عفیف شاد تھے اس واردات میں
ناد علی زبان پہ تھی تسبیح ہاتھ میں

جب ابن زیاد بد نہاد کو خبر پہنچی تو قبائل مضر وغیرہ

ہمراہ محمد بن اشعث مدد کو بھیجے جنگ عظیم دعانہ پر ابن
عفیف کے واقع ہوئی طرفین سے بہت سے لوگ مارے
گئے۔ ملازمان ابن زیاد بہ سبب کثرت غالب آئے اور
ابن عفیف کے گھر میں داخل ہوئے۔ عبداللہ کے ایک
ہی لڑکی عصائے پیری تھی اس نے ابن عفیف سے بتلایا
کہ اے پدر فوج ابن زیاد دروازہ توڑ کر گھس آئی ہے۔
عبداللہ نے کہا اے دختر میری شمشیر مجھے دے دے۔ اور
بتلاتی جا جس طرف سے وہ اشقیاء آتے عبداللہ اسی
طرف حملہ کر کے ان ملاعنہ کو راہی دارالبوار کرتے۔

کوران کو کہنا دُور ہے عارف کی شان ہے
نور نظر تو بول رہا ہے زبان سے

الغرض بہت سے دشمنان دین کو عبداللہ ابن
عفیف نے واصل جہنم کیا بعض کتب مقاتل میں ہے
کہ عجب جوش میں اشعار خیر مطابق دستور عرب پڑھتے
تھے۔ جس کے لفظ لفظ سے جرأت و ہمت ٹپکتی ہے

انا ابن ذی الفضل العفیف الطاہر
عفیف شیخی و ابن ام عامر
کم دارع من جمعکم و حاسر
و بطل جدلتہ مغادر

روضۃ المجاہدین مختار نامہ میں ہے۔ کہ عمر عبداللہ
کی سو سال کی تھی مگر سبحان اللہ جوانوں سے بڑھ کر
دادِ شجاعت دے رہے تھے۔ اور بزبان حال گویا تھے۔

روز جنگ است جنگ باید کرد
کوشش نام و ننگ باید کرد
جنگ با ایں سگاں بدیں پا بند
ہمچو شیر و پلنگ باید کرد!

جبکہ عبداللہ بن عفیف گرفتار ہو کر ابن زیاد
کے روبرو لائے گئے۔ اس نے دیکھا کہ ایک مرد جبر ک
نورانی شکل پارچہ صوف پہنے۔ عمامہ خز سفید کا س
باندھے۔ ریش سفید ناف تک مصحف حمائل کئے ہو
عصائے چوب خبر ما ہاتھ میں لئے ہوئے جس پر لکھا
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

اس شقی نے کہا شکر خدا کا جس نے تجھے مخذو
کیا۔ عبداللہ نے کہا اے دشمن خدا میں کس وجہ سے مخذ
ہوا۔ اگر آنکھیں ہوتیں تو تجھے دکھا دیتا ابن زیاد نے
کہا۔ الحمد اللہ الذی اعمیٰ عینیک۔ قال عبداللہ
الحمد للہ الذی فتح عینیک و اعمیٰ قلبک۔ پھ
ابن زیاد نے کہا عثمان کے بارے میں کیا کہتا ہے عبد
نے کہا تجھ کو کیا تعلق اس بات کے پوچھنے سے ہاں اگر
چاہتا ہے تو احوال اپنا اور اپنے مادر و پدر کا اور یزید
اور اس کے ماں کا حال دریافت کر۔ ابن زیاد نے کہا
قسم خدا کی تجھ سے کچھ نہیں پوچھتا۔ مگر یہ کہ تجھے قتل کرونگ
عبداللہ نے کہا میں ہمیشہ خدا سے دعا کیا کرتا
تھا۔ اور اسی آرزو میں میری عمر بسر ہوئی۔ قبل اس کے
کہ تو شکم نجس سے اپنی ماں کے پیدا ہو اور عالم کو اپنے
وجود نحس سے ناپاک کرے کہ خدائے تعالیٰ مجھے شہادت
نصیب کرے۔ اور بدترین خلق خدا کے ہاتھ سے مارا جاؤ
لیکن جب میری آنکھیں جاتی رہیں۔ اور نابینا ہوا سمجھا ک
یہ سعادت مجھے نصیب نہ ہو گی۔ شکر خدا کرتا ہوں۔ کہ بعد
یاس مجھے کامیاب کرتا ہے۔ الحمد للہ کہ دعا میری مستجاب ہ

شعرالشعرا سید عسکری حسن عارف میرٹھی

منظرِ غدیر

آجکا دن کسی خوشی کا لیکے آیا ہے پیام — اور ہی کچھ کہہ رہا ہے بزمِ عالم کا نظام
عاشقانِ مرتضیٰ ہیں آج کیسے شادکام — جسطرف دیکھو نشاط و عیش کا ہے اہتمام

اور دن شاید ہی ہوا اس آج کے دن کا جواب
آج ہر ذرّے پہ ہوتا ہے گمانِ آفتاب

آج ہر صورت سے آثارِ مسرت ہیں عیاں — جسکو دیکھو خندہ زن ہے جسکو دیکھو شادماں
گویا خوشبوئے مسرت سے معطر ہے جہاں — آج ہر غنچے پہ ہوتا ہے گمانِ گلستاں

انبساط و شادمانی کا کچھ ایسا جوش ہے
آج جس مہوش کو دیکھو سبکدہ بردوش ہے

آج ہر جھونکا ہوا کا ہے پیامِ انبساط — آج ہر اک ظرف ہے دنیا کو جامِ انبساط
صبحِ عشرت پر ہے خنداں آج شامِ انبساط — اس سے پہلے کب تھا ایسا اہتمامِ انبساط

ہو گئی افسردگی دنیا سے بے نام و نشاں
آج تو ہوتا ہے ہر محفل پہ جنت کا گماں

شاہدِ مقصد نے رخ سے آج الٹی ہے نقاب — اب نظر کے سامنے باقی نہیں کوئی حجاب
آج ہے پینا پلانا ساقیا عینِ ثواب — زندگی ہم کو دکھلانے روز لیکے انقلاب

آج تو ارماں نکلتے ہیں دلِ ناکام کے
آج تو شاکی نہیں ہم گردشِ ایام کے

آج کی بزمِ طرب کا رنگِ زیبا اور ہے — رنگِ حسرت اور ہے رنگِ تمنا اور ہے
دیتی ہے آج اس عالم کا نقشہ اور ہے — رنج و غم سے بے تعلق ہے یہ دنیا اور ہے

آج کچھ الطافِ باری سے ہوا ایسی چلی
کھل گئیں ساری مرادیں کھل گئی دل کی کلی

رنگ لاتی ہے بلندی علی کی آج کیا — نور سے معمور ہے نظر ہر سو فضا
رو کش مہرمبیں ہے ذرّہ ذرّہ خاک کا — جسم کا ہر ذرہ کیفیت میں جی اُٹھا

اپنے نظروں میں ذرا آج کا منظر دیکھ
دیکھ لیجے چشمِ دل سے عظمتِ حیدر ذرا

حاجیوں کا وہ نبی کے ساتھ انبوہِ کثیر — وہ اٹھارہ ماہِ ذی الحجہ کی وہ میدانِ غدیر
وہ قیامت کی تپش وہ تابشِ مہرِ منیر — وہ نزولِ آیۂ بلّغ وہ فرمانِ قدیر

بن گیا منبر کجاووں کا یکایک دشت میں
چھا گیا ہر سمت سناٹا یکایک دشت میں

زیبِ منبر ہو گئے جس دم حبیبِ کبریا — گونج اٹھی نعرۂ اللہ اکبر سے فضا
اولاً حمدِ الٰہی میں کیا خطبہ ادا — بعد خطبہ یوں ہوئے گویا شہِ ہر دوسرا

ہے خدا میرا ولی میں ہوں ولی المومنیں
کیا نہیں ہے تم کو میرے باب میں اس پر یقیں

اس ولایت کا کیا اعلان نے اقرار جب — ہاتھ اپنے ہاتھ میں دستِ خدا کا لیکے تب
یوں ہوا مجمع سے گویا وہ شہنشاہِ عرب — جسکا میں مولا ہوں اسکا یہ علی مولا ہے اب

اے خدا جو ہو علی کا دوست اسکو دوست رکھ
اور جو دشمن ہو اسکو مبتلائے کلفت رکھ

ہو گئے شاداں یہ سنکر عاشقانِ مرتضیٰ — شور تھا بیدل میں یہاں ہر سو مبارکباد کا
گونج اٹھی بخٍ بخٍ لک سے دشت کی ساری فضا — جو منافق تھے گراں ان کا برا احوال تھا

آکے عمار نے کیا خیرالوریٰ سے یہ سوال
آپکا یہ حکم ہے یا حکمِ ربِّ ذوالجلال؟

www.khwajalateefansari.com RekhtaDownload.com

شہ نے فرمایا یہ ہے تعمیلِ حکمِ ایزدی   اپنی جانب سے قدم اٹھتا نہیں میرا کوئی
سن کے یہ الفاظ گستاخی سے بولا وہ شقی   یہ اگر سچ ہے تو پتھر مجھ پہ گر جائے ابھی
اتنا کہنا تھا اچانک چرخ سے پتھر گرا
سر پھٹا دوزخ میں جا کر دشمنِ حیدر گرا

کون تھا یہ حارث؟ خود مرتبہ داں میں ذرا   حاجیِ کعبہ بھی تھا اصحاب میں شامل بھی تھا
روزے بھی رکھتا تھا کرتا تھا نمازیں بھی ادا   بُغضِ حیدرؑ کے سبب لیکن معذّب ہو گیا
رہ گیا مٹی میں مل کر سب شقی کا عُجب و ناز
دفن کیسا؟ پڑھ سکا کوئی نہ میّت پر نماز

اس نے سمجھا تھا پیمبرؐ کو بھی خود جیسا بشر   اس لیے شک گزرا ارشادِ رسولِ پاکؐ پر
دیکھ لیں اس شک کے انجام کو اہلِ نظر   حق کبھی کرتا نہیں ایسی خطا سے درگزر
ایسے شک والے یقیناً پائیں گے شک کی سزا
آگ میں بیٹھا ہے منہ کھولے ہوئے روزِ جزا

کیا نہیں تھا نقصِ قرآنی سے اس پر آشکار   ہے رسولِ پاکؐ کا ہر قول وحیِ کردگار
پھر بھی اس کو زعمِ خود میں جھوٹ سمجھا نابکار   مانگ بیٹھا دفعتہً حق سے عذابِ سنگبار
رہ گیا شیطانِ ثانی بن کے مردودِ خدا
مل گئی دونوں جہاں میں اس کو منہ مانگی سزا

اللہ اللہ فیضِ توثیقِ امامت دیکھنا   ہو گیا مخلوق پر اتمامِ نعمت دیکھنا
تھا اہم کتنا یہ اعلانِ خلافت دیکھنا   منحصر تھی اس پہ تکمیلِ رسالت دیکھنا
پھر رہے ہیں معنیِ مولا میں جو کھوئے ہوئے
خوابِ غفلت میں مقدّر ان کے ہیں سوئے ہوئے

واقعہ حارث کا خود اس چیز پر کرتا ہے صاد   لفظِ مولا سے علیؑ کی حاکمیت تھی مراد
دوست بننے پر علیؑ کے کیوں اسے ہوتا عناد   کیا کہا تھا اس نے پیغمبرؐ سے کچھ تو ہو گا یاد
"وہ آپ کے ہر حکم کو ہم آج تک لائے بجا
لیکن اب بھائی کو بھی ہم پر مسلّط کر دیا"

دوست ہوتے لفظِ مولا کے بیاں معنی اگر   اہتمام اتنا یہ کیوں کرتے شہِ جن و ب
مسئلہ ان کے لیے بن گیا ہے دردِ سر   جو نہیں رکھتے ہیں الفاظِ پیمبرؐ پر نظ
صاف ہے مَن کُنتُ مولا سے یہ مطلب منجلی
ایک ہی معنی میں مولا ہیں محمدؐ اور علیؑ

جانتے تھے صرف حیدرؑ کو اگر مولا کہا   موقع مل جائیگا اعدا کو غلط تاویل
اسلیے مَن کُنتُ مولا کہہ کے یہ بتلا دیا   ایک ہی مفہوم ہے دونوں جگہ اس لفظ
اہلِ ایماں دیکھنا دھوکا نہ کھا جانا کہیں
دشمنانِ حق کی چالوں میں نہ آ جانا کہیں

جسطرح میں واقفِ اسرارِ لولاک ہوں حیدرؑ بھی ہے   جسطرح میں والیِ ابرار ہوں حیدرؑ بھی ہے
جسطرح میں حاکم و سردار ہوں حیدرؑ بھی ہے   جسطرح میں مالک و مختار ہوں حیدرؑ بھی ہے
میں مبلّغ دین کا ہوں وہ نگہباں دین کا
میں ہوں سلطاں دین کا وہ ہے سلیماں دین کا

میں ولی المومنیں ہوں وہ امیر المومنیں   میں ہوں ختم المرسلیں ہے وہ امام الاولیٰ
میں ہوں کعبہ دین کا وہ قبلۂ اہلِ یقیں   میں ہوں نازاں فقر پر وہ قانعِ نانِ جو
میں مدینہ علم کا ہوں باب اس کا ہے علیؑ
یعنی مجھ سے فیض اٹھانے کا وسیلہ ہے علیؑ

ہاں پلا دے ساقیا حبِّ علیؑ کی وہ شراب   جو اٹھا دے شاہدِ مقصد کے چہرے سے نقا
جس کا پینا میکشوں کو آج ہے عینِ ثواب   خود نبیؐ نے جسکو ہاتھوں میں کیا ہے انتخا
جو حبیبِ حق کے ہاتھوں سے بنی ہے وہ شراب
چادرِ عصمت میں یعنی جو چھنی ہے وہ شراب

جو متاعِ بے بہا ہے زندگی کی وہ شراب   روح جس پر ہے فدا ہر متقی کی وہ شرا
جو جہنم سے سند ہے مخلصی کی وہ شراب   جو ازل سے ہے پسندیدہ نبیؐ کی وہ شرا
ساقیا رکھ دے اٹھا کر آج یہ جام و سبو
یومِ خُم ہے منہ سے عارف کے لگا دے خُم کو تو

سید افسر عباس زیدی

صلۂ سخن طرازی

کچھ عجیب طرح ہوا ہوں میں سپرد بے نیازی
نہ خیال روح سوزی نہ شعور دلگدازی

مجھے عشق راہبر ہے تجھے لیطراہ زن سے
میری رہگذر حقیقی تیرا راستہ مجازی

میرا ذوق لے گیا ہے مجھے ایسی انجمن میں
ہے جہاں بہار جنّت صلہ سخن طرازی

سر نہروان و بدر و احد و حنین و خیبر
نظر آئے گی مسلسل علوی کرشمہ سازی

یہ بجا کہ اکثریت پہ ہے تجھ کو ناز لیکن
نہیں نزد عقل اس میں کوئی کیفیت جوازی

جنہیں اپنی قابلیت پہ ہو اعتماد کامل
نہیں لیتے وہ جہاں میں مدد گروہ سازی

وہ مظاہرہ اذاں کا سر محشر شہادت
وہ شبیہ مصطفےٰ کا لب و لہجۂ حجازی

رہ معرفت میں اتنے نہ بھٹکتے پھر مسلمان
جو نہ اختیار کرتے روش حدیث سازی

سر کربلا تھے جیسے کبھی مجتمع بہتر
نہ ملا جہان میں ایسا کہیں ایک بھی نمازی

تھے حسینؑ کے جلو میں بڑے منچلے بہادر
کوئی تیغ زن مجاہد کوئی سرفروش غازی

یہاں جس قدر بھی چاہے تو فریب خود کو دے لے
نہ چلے گی روز محشر یہ تیری بہانہ سازی

جو کنارہ کش رہے ہوں غم آل مصطفےٰ سے
نہ نصیب ہوگی ان کو سر حشر سرفرازی

میرا دل ہے بس نگار نگۂ حسینؑ افسر
نہ سپرد غزنویت نہ حوالۂ ایازی

شیعہ مطالبات

۱۱/۱۲ فروری ۱۹۶۸ء کو حیدر آباد میں شیعہ مطالبات کنونشن کے سلسلے میں مرکزی دفتر شیعہ مطالبات کمیٹی ۲/۱ فردوس کالونی کراچی ۱۸ کے خبرنامہ میں قائد ملت مولانا سید محمد دہلوی صدر مطالبات کمیٹی لکھتے ہیں۔

اختتام جنوری ۱۹۶۸ء تک حکومت بالکل خاموش اور مطمئن رہی۔ لیکن جوں ہی ماہ فروری شروع ہوا۔ اُدھر ملک کے گوشہ گوشہ سے مندوبین کے اطلاعی خطوط استقبالیہ کمیٹی حیدر آباد کو موصول ہونا شروع ہوئے۔ تو سنسر پورٹوں کے ذریعہ حکومت نے مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کیں۔

۱۔ ۴ فروری کو حیدر آباد میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا لیکن دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مومنین حیدر آباد اور استقبالیہ کمیٹی کے اراکین کو متاثر کرنے میں قطعاً ناکام رہا۔ لہٰذا حکومت نے دوسرا قدم یہ اٹھایا کہ

۲۔ حیدر آباد کنونشن کی پوری مجلس عاملہ جو ۲۶ افراد پر مشتمل تھی ان سب کے نام حکم امتناعی جاری کر دیئے۔ جس کی رُو سے وہ کنونشن کی کسی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔

ان امتناعی احکامات کے باوجود اراکین مجلس استقبالیہ کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں

۳۔ حکام نے نیا ظلم یہ کیا کہ ۸۲ علماء و عمائدین قوم جو اپنی تشریف آوری کی اطلاع مجلس عاملہ کو دے چکے تھے۔ کا داخلہ حیدر آباد میں ممنوع قرار دے دیا۔

ان علماء و عمائدین کے حیدر آباد پہنچتے ہی ان پر ان احکامات کی تعمیل کی جانے لگی۔ لیکن کسی فرد نے ان احکامات سے متاثر ہو کر حیدر آباد نہیں چھوڑا۔

مندوبین کی آمد بدستور جاری رہی اور ملک کے گوشہ گوشہ سے ہزارہا کی تعداد میں مندوبین حیدر آباد پہنچ گئے۔

ان حالات کے پیشِ نظر حکومت نے ۹ فروری ۱۹۶۸ء کی شام کو اپنے وزیر داخلہ قاضی فضل اللہ صاحب کو حیدر آباد بھیج کر افہام و تفہیم کا دروازہ کھولا۔

وزیر داخلہ نے شیعہ قائدین سے ملاقات کی اور خوشگوار فضا قائم رکھنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حیدر آباد کو حکم دیا کہ وہ تمام امتناعی احکامات کی تعمیل فوری طور پر روک دیں۔

چنانچہ تمام امتناعی احکامات کی تعمیل روک دی گئی۔ اور سرکٹ ہاؤس میں اراکین مجلس عاملہ اور مفکرین و قائدین کو دعوتِ گفت و شنید دی گئی۔

وزیر داخلہ کی طرف سے بار بار یقین دہانی کرائی گئی کہ شیعہ مطالبات حکومت کے زیر غور ہیں۔ جن کو جلد از جلد منظور کیا جائے گا۔ لہٰذا آپ حضرات جو کچھ کنونشن کے ذریعہ حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس کو سُننے اور سُن کر گورنر

(باقی ص ۳۰ پر)

ڈائری امامیہ مشن

۱۔ رقم بھیجتے وقت منی آرڈر فارم کی خانہ پُری اور منی آرڈر کوپن پر مکمل تفصیل ضروری ہے۔ ممبر ہونے کی حیثیت میں ممبری نمبر ضرور لکھیئے۔ ممبر حضرات کا ممبری نمبر رسالہ جو کہ انہیں بھیجا جاتا ہے۔ اس پہ درج ہوتا ہے۔ اسے نوٹ کر لیجئے۔

۲۔ بعض حضرات ممبری نمبر تحریر نہیں فرماتے۔ اور ہمیں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۳۔ اگر پتہ تبدیل کروانا مقصود ہو۔ تو سابقہ پتہ اور موجودہ پتہ بمعہ ممبری نمبر ضرور لکھئے۔ بعض حضرات نہ تو سابقہ پتہ ہی تحریر فرماتے ہیں۔ اور نہ ہی ممبری نمبر لکھتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ تعمیل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور متعلقہ حضرات کو شکایت کا موقع ملتا ہے۔

۴۔ بعض پرانے ممبر چندہ کسی نئے مقام سے بھجواتے ہیں اور ممبری نمبر اور سابقہ مقام وغیرہ کی وضاحت بھی نہیں کرتے۔ لہٰذا اُن کا نام جدید ممبران میں درج ہو جاتا ہے۔ اور رجسٹر میں سابقہ پتہ بھی درج رہتا ہے۔ چندہ ختم ہونے پر جب انہیں سابقہ پتہ پہ وی پی کیا جاتا ہے۔ تو پھر وہ ہمیں معتوب کرتے ہیں۔

۵۔ جس ماہ سے کوئی ممبر بنتا ہے۔ اُسی ماہ سے اُس کا چندہ محسوب کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سابقہ لٹریچر خریدنا چاہئیں تو قیمتاً خریدا جاسکتا ہے۔

۶۔ ممبران خصوصی جن کا سال اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اپنے چندہ جات دوران ماہ اپریل بھیج دیں۔ تا کہ وی پی کا بار اُن پر نہ پڑے۔ کیونکہ سالانہ چندہ اگر بذریعہ منی آرڈر بھیجا جائے تو صرف تیس پیسے خرچ ہوتے ہیں جبکہ وی پی کی صورت میں تریاسی پیسے ادا کرنا پڑتے ہیں۔

۷۔ چندہ جات بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ یا بذریعہ پوسٹل آرڈر آنے چاہئیں۔ اگر چیک بھیجنا مقصود ہو۔ تو پھر ایک روپیہ زائد کا چیک آنا چاہیئے۔ کیونکہ بنک چارجز ایک روپیہ منہا ہو جاتا ہے۔ نیز جب تک ہمیں چیک کی وصولی کی اطلاع بنک سے نہ ملے۔ ہم اس کی تعمیل کرنے سے قاصر ہیں۔ اور اس طرح کافی تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات چیک کسی وجہ سے کیش بھی نہیں ہوتے۔

خوشخبری

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے ملت جعفریہ کے مطالبات دس رکنی (شیعہ سُنی) بورڈ کی سفارشات کے مطابق منظور کر لئے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

تفصیلات کا انتظار ہے

(ادارہ پیام عمل لاہور)

میزان

کتاب دین آباء النبی :- کاغذ سفید۔ کتابت وطباعت معیاری۔ ضخامت ۲۱۶ صفحات۔ جلد بکس بورڈ۔ چہرہ رنگین بلاک۔ قیمت ڈھائی روپے مصنفہ جناب حشمت حسین صاحب جعفری بی اے ایل ایل بی (علیگ) ایڈووکیٹ حیدر آباد

ملنے کا پتہ :- (۱) مکتبہ امامیہ پاک نگر پوسٹ بکس ۴۸۵ لاہور (۲) مکتبہ افکار اسلامی گاڑی کھاتہ حیدر آباد

(از قلم حقیقت رقم علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ کامون پوری مجتہد العصر ڈاکٹر آف جامع ازہر ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)

علماء شیعہ ابتداء سے قائل تھے۔ کہ انبیاء کے والدین مومن ہوتے تھے۔ اور آنحضرتؐ کے آباؤ اجداد وجداۃ کا سلسلہ مومنین ومومنات پر مشتمل تھا۔ شیعوں نے یہ عقیدہ قرآن وحدیث وتاریخ کی روشنی میں قائم کیا تھا۔ دوسرے اسکول کے بعض سخت گیر حضرات اسے غلو پر محمول کرتے تھے۔ علماء اہل سنت میں اس موضوع پر مختلف مکاتیب خیال تھے۔

(۱) آنحضرتؐ کے والدین واجداد وجداۃ کافر تھے۔

(۲) آنحضرتؐ کے والدین واجداد کو دعوت دین حق نہیں پہنچی۔ لہذا وہ ناجی ہوں گے

(۳) پروردگار عالم آنحضرتؐ کے والدین وجدّ امجد کا امتحان لے گا۔ یہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اس طرح انہیں عذاب سے نجات ہو جائے گی۔

(۴) اللہ نے آنحضرتؐ کے والدین وجد امجد کو زندہ کیا اور یہ تینوں آنحضرتؐ پر ایمان لائے۔

(۵) آنحضرتؐ کے والدین اور جد امجد دین ابراہیمی پر تھے۔ اور موحد تھے۔

علماء اہلسنت میں علامہ جلال الدین سیوطی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس موضوع کے تمام مواد کو جمع کیا۔ اور اس پر چھ رسالے تالیف کئے۔

(۱) مسالک الحنفاء فی والدین المصطفیٰ (۲) الدرج المنیفہ فی الآباء الشریفہ (۳) السبل الجلیہ فی الآباء العلیہ (۴) التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ (۵) نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین۔

یہ سب رسالے دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ہندوستان میں عرصہ ہوا کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ جناب سید حشمت حسین صاحب نے علامہ سیوطی کے ان رسائل کا محققانہ وناقدانہ مطالعہ کیا۔ اور ان رسائل سے استفادہ کیا۔

علامہ سیوطی کے دلائل پر مزید کافی دلائل کا اضافہ کیا۔ اور ان رسائل کو نئی زندگی عطا کی۔ رسائل سیوطی کے علاوہ تفسیر وحدیث وسیرت ورجال وتاریخ کی بہت سی کتابوں سے مدد لی۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اوّل میں حضرت

عبدالمطلب کے مذہب پر بحث ہے۔ باب دوم میں حضرت عبدالمطلب کے مذہب کا بیان ہے۔ باب سوم میں حضرت آمنہ کے مذہب کا بیان ہے۔ باب چہارم میں اجداد و امہات جداتِ آنحضرتؐ کے دین کی تحقیق ہے۔ باب پنجم میں حضرت ابراہیم کے باپ کے دین کی بحث ہے۔ باب ششم میں اس سوال کا جواب دیا ہے۔ کہ آباؤ اجداد آنحضرتؐ خانہ کعبہ کے متولی رہے انہوں نے موحد ہوتے ہوئے اس میں بتوں کو کیوں نصب ہونے دیا۔ باب ہفتم میں اس سوال کا جواب دیا ہے کہ آنحضرتؐ کے آباء قصیؔ سے حضرت ابوطالب تک بحیثیت متولیؔ خانہ کعبہ کے بتوں کے چڑھاوے کی رقم حاجیوں کے کھانے پینے اور دیگر مصارف حج پر خرچ کرتے تھے کہ نہیں۔

اس موضوع پر سوائے علامہ سیوطی کے عربی و فارسی و اردو میں کوئی مستقل کتاب نہ تھی۔ کتاب "دین آباء النبی" کا مقام علامہ سیوطی کے رسائل سے بہت بلند ہے۔ موضوع کے تنوع۔ دلائل کے استحکام، مصادر کی کثرت، تنقید و نظر کی خوبی و قوت نے اس رسالہ کو زندہ کتابوں کی صف میں شامل کر دیا ہے

اس کتاب کا مطالعہ ہر فرقے کو کرنا چاہیئے۔ رسالے کی سنجیدگی و متانت وادب بحث کا تقاضہ ہے کہ اسے سب فرقے پسند کریں گے۔ جسے بھی جناب رسول خداؐ سے محبت اور خلوص ہے۔ اور جو اسلاف و اجداد رسولؐ کے عقیدوں کے متعلق صحیح اطلاع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور جسے علمی و تحقیقی بحث و نظر سے دلچسپی ہے۔ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے بہت خوش ہوگا۔ جعفری صاحب نے اس کتاب سے پہلے کتاب آئینہ حقائق کتاب شہاب ثاقب کتاب عصمتِ رسولؐ اور کتاب شیعہ محمدؐ کی اشاعت سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بہت کافی جدوجہد سے اپنی تالیفات میں کام لیتے ہیں۔ اور جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اس کے تمام گردوپیش کے مسائل کو سمیٹ لیتے ہیں۔ اور ضروری بنیادی مصادر سے نہایت بصیرت سے استفادہ کرتے ہیں۔

خداوند کریم سے دعا ہے کہ ان کا جہادِ قلمی کامیاب ہو اور ان کے خلوص اور ان کی جدوجہد سے دین الٰہی کو فائدہ پہنچے۔

مدیر دُرِ نجف کو صدمہ

ہمیں یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ بابائے صحافت مولانا سید عنایت علی شاہ صاحب ایڈیٹر درِ نجف سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ ۲۶ جنوری بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ ہمیں اس حادثہ میں مدیر درِ نجف اور ان کے صاحبزادوں سے دلی ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بحق محمدؐ مرحومہ کو مغفرت کرے۔ اور تمام اعزہ کو صبر عطا فرمائے، قارئین شیعہ دعائے مغفرت کریں۔

(شریک غم ادارہ)

دعائے تعزیت

الحاج شیخ محمد اقبال مرحوم برادرِ بزرگ الحاج صوفی محمد انور صاحب ، فروری ۱۹۶۸ء کو اس دارِ فانی سے راہی فردوس ہوئے۔ مرحوم امامیہ مشن پاکستان کے سچے دل سے بہی خواہ اور اہلبیت محمدؐ کے شیدائی تھے۔ ان کی اس اچانک رحلت سے مومنین پاکستان خصوصاً لاہور کے شیعی حلقوں میں افسردگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ خداوند کریم سے دعا ہے۔ کہ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مومنین سے التماس ہے کہ ایک دفعہ سورہ فاتحہ سے روح کو ایصال ثواب پہنچائیں۔ ادارہ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

(ادارہ)

اطلاعات

اطلاع نمبر ۱

امامیہ مشن کے شعبہ تبلیغ کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت براہِ راست جناب محمد صادق صاحب قریشی ناظم شعبہ تبلیغ پرنسپل امامیہ کالج ساہیوال یا نائب ناظم شعبہ تبلیغ امامیہ مشن کے نام ہونا ضروری ہے۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

اطلاع نمبر ۲

شمارہ جنوری ۱۹۶۸ء "جنتری نمبر" اپنی بے پناہ مقبولیت کے باعث ختم ہو گیا چنانچہ دوبارہ چھپوا لیا گیا ہے بعض حضرات سے اس شمارہ کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہوئی تھیں۔ لہٰذا انہیں دوبارہ بھیج دیا گیا ہے۔ ڈاک کے حسنِ انتظام کے باعث اگر اب بھی کسی صاحب کو شمارہ جنوری ۱۹۶۸ء نہ ملا ہو تو خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ ممبری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاع نمبر ۳

غلام حسین صاحب سکردو متوجہ ہوں

آپ نے 30.2 روپے کی رقم امامیہ مشن کو ارسال فرمائی جو کہ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۸ء کو ہمیں ملی۔ مگر منی آرڈر پر نہ تو مکمل پتہ ہی درج تھا۔ اور نہ ہی اس رقم کے مصرف کی کوئی ہدایت تھی۔ لہٰذا یہ رقم مدِ امانت میں پڑی ہے ازراہِ کرم مکمل پتہ اور اس کے مصرف کے متعلق ہدایت جاری فرمائیں

اطلاع نمبر ۴

"یہ منی آرڈر کس صاحب نے ارسال فرمایا"

امامیہ مشن کے مطبوعہ منی آرڈر فارم پر مبلغ پانچ روپے بروئے رسید منی آرڈر نمبر ۱۲۵۶ مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۸ء کسی صاحب نے گلبرگ لاہور سے ارسال فرمائے ہیں۔ مگر فارم پر نام و پتہ و تفصیل کچھ بھی درج نہیں۔ یہ رقم ۷ فروری ۱۹۶۸ء کو دفتر میں موصول ہوئی۔ ازراہِ کرم پتہ اور تفصیل سے مطلع فرمائیں یہ رقم مدِ امانت پڑی ہے۔

اطلاع نمبر ۵

"مندرجہ ذیل ممبر خصوصی متوجہ ہوں"

آپ حضرات کا چندہ موصول ہو چکا ہے۔ مگر ممبری نمبر معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اب تک چندہ درج رجسٹر نہیں ہو سکا۔ ازراہِ کرم اپنے ممبری نمبر سے مطلع فرما دیں ورنہ پرانے نمبر پر وی پی ہونے کا احتمال ہے۔ جو طرفین کے لئے باعثِ پریشانی ہوگا۔

(۱) نصیر محمد جمالی بلوچ بی اے ایل ایل بی گڑھی خیرو جیکب آباد
آپ کا درج کردہ ممبری نمبر ۱۳۵۷۸ غلط ہے۔

(۲) ایس نیاز حسین اور سیز بیڈ ماسٹر ہیڈ ورکس پی آئی ڈی ٹی ڈویژن پنجند

(۳) سرور حسین شاہ ۱۲/۱۱۲ اے فائنس ایس آئی بی روڈ راولپنڈی

(۴) سید زوار عباس ۱۹/۲۶ دستگیر ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۳۸

امامیہ مشن ٹرسٹ کی ایک اہم میٹنگ کی کاروائی

امامیہ مشن ٹرسٹ کا ایک جلسہ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بوقت ۵ بجے شام زیر صدارت سید جمیل حسین صاحب رضوی ان کی کوٹھی واقع ۱۱ فلیمن روڈ پر منعقد ہوا۔ حضرات ذیل نے شرکت فرمائی :-

(۱) سید جمیل حسین صاحب رضوی۔

(۲) خواجہ حبیب علی صاحب مینجنگ ٹرسٹی۔

(۳) سید محمد تقی کاظمی صاحب ٹرسٹی۔

(۴) صوفی محمد انور صاحب ٹرسٹی۔

(۵) سید ابرار حسین صاحب شیرازی ٹرسٹی۔

(۶) سید علی حضور نجفی صاحب ٹرسٹی۔

ایجنڈے پر مدوار حسب ذیل کاروائی ہوئی۔

۱- سابقہ قراردادوں کا جائزہ :-

گزشتہ جلسہ کی کاروائی مینجنگ ٹرسٹی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اور ہر قرارداد کی بابت حاضرین کو مطلع کیا کہ کیا کاروائی ہو چکی ہے۔ اور کون کون سے امور ابھی تک تشنۂ تکمیل ہیں۔"

(۱) مورخہ ۲۴ $\frac{9}{67}$ کے جلسہ میں جناب سید محمد تقی کاظمی صاحب نے ازراہِ مہربانی یہ فرمایا تھا کہ مجھے ایک فہرست باقیداروں کی بھیج دی جائے۔ تو وہ وصولی کی کوشش فرمائیں گے نیز مکتبہ میں دیمک وغیرہ کی وجہ سے جو کتابیں کرم خوردہ ہو رہی ہیں۔ اُن کے لئے بھی آنجناب نے فرمایا تھا کہ اُن کے تحت میوزیم میں ایک صاحب کے پاس اس کا علاج ہے۔ اور اُن کو مکتبہ میں لا کر اُس کا تدارک فرمائیں گے۔ آج کے جلسہ میں تقی صاحب نے فرمایا کہ اُن کو فہرست مطلوبہ تو مل گئی تھی۔ لیکن اُن کو ابھی فرصت نہیں ملی۔ نیز باقیداران حساب کی تفصیل طلب کرتے ہیں۔ اس پر طے ہوا۔ کہ جو حضرات حساب فہمی چاہیں وہ تکلیف فرما کر دفتر میں آ کر اپنی ہر طرح سے تسلی کر سکتے ہیں۔"

(ب) ماہنامہ پیام عمل کے متعلق رضوی صاحب کی تجویز منظور ہوئی۔ کہ آئندہ پیام عمل میں اس کی آمد و خرچ کا حساب شائع کیا جایا کرے۔ تاکہ ہمارے مشن کے ممبران و ناظرین پیام عمل کو معلوم ہوتا رہے کہ آمدنی کے مقابلہ پر خرچ کس قدر زیادہ ہے جس کے لئے مزید چندہ کی فراہمی کرنی ضروری ہے" نیز پیام عمل کو مقبول بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں چند مستقل عنوانات کے تحت مضامین لکھے جایا کریں۔ مثلاً تفسیر قرآن۔ محفل تو پہلے سے مقرر ہے۔ اسی طرح پیام عمل میں عمل کا پیغام تعمیر سیرت و کردار، احادیث و اقوال ائمہ علیہم السلام پہلے تجویز ہو چکا ہے۔ جو مہینے ولادت و شہادت معصومین سے متعلق ہوں۔ اُن میں اُن کے حالات درج ہوں۔ یا مذہبی و تاریخی حیثیت رکھنے والے ماہ کے پیام عمل میں اُن کے متعلق خصوصی مضمون ہونے چاہئیں۔ ان امور پر عملدرآمد کے لئے جناب صوفی محمد انور

صاحب ٹرسٹی انچارج ہوں گے۔ اور مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ کی سرپرستی میں جناب وحید الحسن صاحب ہاشمی رسالہ و کتابچہ مرتب کیا کریں گے۔" اس قرارداد کا اعلان پیام عمل میں کیا جائے۔

۲۔ کتاب "شہید انسانیت" کے متعلق: جناب سرکار

سید علی نقی صاحب قبلہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ قبلہ کی یہ تجویز کہ جو دو ہزار روپیہ کی رقم مولانا سید حسن نقوی لکھنوی کو اصول کافی کے ترجمہ کے لئے دی گئی تھی، وہ اس کتاب کے حق اشاعت میں محسوب ہو جائے۔ اصولی طور پر منظور کی گئی۔ البتہ طے پایا کہ کتاب کی اشاعت سے قبل مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ اس کو اس نظر سے ملاحظہ فرما لیں کہ اب اس میں کوئی متنازعہ فیہ بات تو باقی نہیں ہے۔

۳۔ "انجمن حسینیہ" پاک نگر کے باہمی مقدمات

اس ضمن میں مینیجنگ ٹرسٹی صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ فی الحال انجمن کے مقدمات کا تمام خرچ مشن پر پڑ رہا ہے اگرچہ صرف قانونی ضابطہ کے اخراجات بھی مشن بمشکل برداشت کر سکتا ہے۔ انجمن حسینیہ کی باہمی آویزش سے مشن کا بھی نقصان ہو رہا ہے۔ جناب سید جمیل حسین صاحب رضوی نے فرمایا کہ وہ دونوں فریقوں میں صلح کرانے کی کوشش فرمائیں گے۔ ٹرسٹی حضرات نے شکریہ کے ساتھ ان کی یہ پیشکش قبول کی۔

۴۔ مینیجنگ ٹرسٹی کی تجویز "کہ ہر شعبہ مشن کیلئے ایک ٹرسٹی نگران مقرر ہونا چاہیئے۔"

(۱) مینیجنگ ٹرسٹی صاحب دفتری امداد و حسابات پر پوری توجہ اس صورت میں دے سکتے ہیں جب کہ ہر شعبہ کے لئے علیحدہ نگران ہو۔ جو پوری طرح اس شعبہ کے تمام امور پر نگاہ رکھیں، تاکہ ہر شعبہ بہتر کارکردگی دکھلا سکے۔ شعبہ مبلغین پہلے ہی سے جناب پروفیسر محمد صادق قریشی صاحب کے سپرد ہے۔ اس کے آمد و خرچ کا حساب بھی وہ خود اپنے پاس رکھیں گے جس کی نقل مشن کے دفتر میں برائے اطلاع ٹرسٹ بھیجی جائے گی۔ سالانہ ایک مقررہ رقم بجٹ میں منظور ہو گی جس کی ادائیگی بالاقساط بعد وصولی سابقہ حساب کی جائے گی۔ سہ ماہی حسابات مشن کے دفتر میں آتے رہیں گے۔ اور مطلوبہ رقم کی ادائیگی ہو جایا کرے گی۔"

(۲) پیام عمل و کتابچہ کی اشاعت کے متعلق جیسا کہ اوپر طے ہو چکا ہے۔ جناب صوفی محمد انور صاحب اس شعبے کے انچارج ہوں گے۔ مکتبہ امامیہ نے سال گزشتہ صرف ایک کتاب "تاریخ اسلام" حصہ دوم از علامہ سید علی نقی نقوی صاحب کی ہے۔ کئی کتابیں روپیہ کی کمی کی وجہ سے باوجودیکہ ان کی کتابت ہو چکی ہے شائع نہیں کی جا سکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام کتابوں کو نیز "قرآن مجید" جس کی پلیٹیں بھی تیار ہیں۔ "اہل سنت اور خلافت معاویہ و یزید" "ذکر العباس ع" "ناموس السلام" "تحفۃ العوام" و دیگر کتب جن کے مسودات موجود ہیں اور سابقہ تبلیغی کتابچوں کو جن کی مانگ ہو رہی ہے۔ اور وہ سٹاک میں ختم ہو چکے ہیں، حسب گنجائش طباعت کا انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے قرار پایا کہ صوفی محمد انور صاحب و سید ابرار حسین صاحب شیرازی اور شیخ نیاز احمد صاحب ٹرسٹی

حضرات اس کام کی تکمیل کے لیے جلد از جلد لائحہ عمل تیار کریں۔ اور شیخ نیاز احمد صاحب و دیگر حضرات سے استدعا کی جائے کہ وہ اس کارِ خیر میں مالی معاونت کریں اور روپے کی فراہمی اور قرضِ حسنہ کے ذریعہ کتابیں چھپوائیں اور رفتہ رفتہ جوں جوں بکری ہوتی رہے واپسی قرضہ بھی ہوتی رہے صرف اسی صورت سے مکتبہ متعدد اور ضروری کتابیں شائع کر سکے گا۔ اس کمیٹی کے سید ابرار حسین صاحب شیرازی کنوینر ہوں گے۔ جو ضروری کارروائی کے بعد رپورٹ فرمائیں گے۔"

۵۔ "مطبوعات مشن" کے لئے لائبریریوں، مشن کے مبلغین اور دینی مدارس کے طلباء، کارکنان مشن، تاجران کتب اور دیگر مستحق نادار لوگوں کے لئے رعایتوں کا تعین۔" اس کے متعلق طے پایا کہ جن قواعد پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے۔ وہ فی الحال جاری رہیں۔ جن کا قاعدہ پہلے سے موجود نہیں ہے۔ ان کا فیصلہ اس وقت تک مینیجنگ ٹرسٹی کی صوابدید پر ہوگا جب تک کہ ایک ضابطہ قوانین مرتب نہیں ہوتا۔ مینیجنگ ٹرسٹی کی تجویز ہے۔ کہ اس کے متعلق سید ابرار حسین صاحب شیرازی ٹرسٹی اور سید حسن علی شاہ صاحب کاظمی مل کر ایک ضابطہ تیار کر کے پیش کریں۔

۶۔ کتابت شدہ مسودات خصوصاً "قرآن پاک" جس کے ۱۵ پارے طبع شدہ پڑے ہیں۔ "اہل سنت اور خلافت معاویہ و یزید" "ذکر العباس ع" کی طباعت پر غور :۔

ان امور کا فیصلہ بذیل نمبر ۴ کے تحت ہو چکا ہے۔ صوفی محمد انور صاحب، شیرازی صاحب اور شیخ نیاز احمد صاحب ٹرسٹیان بعد غور ہر ایک کتاب کی طباعت کا انتظام فرمائیں گے۔

۷۔ کچھ تبلیغی کتابچے جن کی عام طور پر مانگ ہے اور وہ ختم ہو چکے ہیں ان کی دوبارہ طباعت کا فیصلہ :۔

یہ معاملہ اوپر بھی زیر بحث آ چکا ہے۔ البتہ جو کتابچے فوری طور پر چھپنے ضروری ہوں۔ وہ نگران شعبہ صوفی محمد انور کی سفارش پر بشرط گنجائش فنڈ ٹرسٹی چھپوا سکتے ہیں۔"

۸۔ صدقات، فطرہ، زکوٰۃ، خمس، سہم سادات کی رقوم جو مشن کو وصول ہوتی ہیں۔ اُن کے مصرف کا لائحہ عمل :۔ حسب منشا معطی یہ رقوم مینیجنگ ٹرسٹی بہ مشورہ مولانا سید محمد جعفر صاحب خرچ کر سکتے ہیں۔

۹۔ فراہمی سرمایہ کیلئے محترم صوفی محمد انور صاحب کا تقرر :۔ منظور ہوا۔ صوفی صاحب اپنے ہمراہ جن ٹرسٹی حضرات یا دیگر ممبران یا مبلغین کو شامل کرنا چاہیں۔ ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ وہ خود اس کے کنوینر ہوں گے اور پروگرام مرتب فرما کر اس کی تکمیل کریں گے۔

www.khwajalateefarsari.com

۱۰- آڈٹ رپورٹ: ٹرسٹ ۶۷/۱۹۶۶ء کے حسابات

مینجنگ ٹرسٹی نے بموجب ریزولیوشن

کے آڈٹ کے لئے میسرز آغا اینڈ کمپنی آڈیٹرز اینڈ انکم ٹیکس ایڈوائزرز لاہور کو مقرر کیا۔ انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ مشن کے جلسہ عام مورخہ ۱۴- اپریل ۱۹۶۳ء کی رُو سے صرف چارٹرڈ اکاونٹنٹس ہی اس اکاؤنٹ کے مجاز ہیں چنانچہ کام بند کر دیا گیا ریزولیشن مورخہ ۱۴- اپریل ۱۹۶۳ء میں ضمناً ذکر ہے۔ کہ امامیہ مشن اکاونٹس کسی چارٹرڈ اکاونٹنٹ سے آڈٹ کرالئے جائیں یہ ریزولیشن چار سال تک غیر موثر رہا اور پھر مینجنگ ٹرسٹی نے جملہ ٹرسٹی صاحبان کے مشورہ کے بعد آغا اینڈ کو سے استدعا کی کہ وہ ایک سال کا آڈٹ ۶۷/۱۹۶۶ء کر دیں۔ تاکہ جو کام چار سال سے بغیر تکمیل کے پڑا ہے پورا ہو۔ آڈٹ کرانا نہایت ضروری تھا۔ لیکن آغا صاحب نے آڈٹ مکمل تو کر لیا ہے۔ لیکن رپورٹ سے قبل وہ چاہتے ہیں یہ بات صاف ہو جائے کہ مشن ٹرسٹ کو کسی غیر چارٹرڈ آڈیٹر سے کام کرنے میں تو کوئی اعتراض نہیں اس کے لئے وہ سابقہ ریزولیوشن مورخہ ۱۴/۴/۶۳ میں ترمیم کے خواہاں ہیں۔

چنانچہ طے پایا کہ ۱۴/۴/۶۳ کے ریزولیشن کا مفہوم ہرگز یہ نہ تھا کہ کوئی غیر چارٹرڈ آڈیٹر مشن کا اکونٹ آڈٹ کر ہی نہیں سکتا نہ کوئی قانونی مجبوری ہے کہ ضرور چارٹرڈ اکاونٹنٹ ہی مشن کا آڈٹ کریں۔ چنانچہ میسرز آغا اینڈ کو سے آڈٹ کرانا ٹرسٹ کے جملہ حضرات نے منظور فرمایا۔ آغا صاحب نے اس آڈٹ کے لئے کوئی معاوضہ لینا منظور نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک سو روپیہ بطور چندہ دے کر انہوں نے ایک مومنہ کو مشن کا لائف ممبر بھی بنا دیا ہے مشن کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور اس ریزولیوشن کی نقل ان کی خدمت میں بھیج کر التماس کی جائے۔ کہ وہ بلا تاخیر آڈٹ رپورٹ مکمل کر لیں۔ جو پیام عمل میں شائع

اظہارِ افسوس

۱- جناب سید علی حسین صاحب شمسی لوکل سیکرٹری امامیہ مشن لاہور کے فرزند اکبر ضیاء شمسی اچانک نہر میں ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے آمین

۲- جناب سید امتیاز علی شاہ صاحب نائب صدر انجمن حسینیہ رجسٹرڈ ۵۰۲ اکرم روڈ پاک نگر لاہور کے والد سید ارشاد علی شاہ صاحب حال ہی میں فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

ادارہ امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ لاہور مرحومین کے ورثاء کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

حق الیقین حصہ اوّل

- علامہ محمد باقر مجلسی رح کی وہ مایۂ ناز تصنیف جس کی بدولت ستر ہزار سے زائد افراد نے مذہب شیعہ قبول کیا (قصص العلماء)
- مصنف نے قرآن مجید تفاسیر اور مسلمہ احادیث کی روشنی میں شیعی عقائد پر سیر حاصل بحث کی ہے۔
- مصنف نے مذہب شیعہ کے حق اور برتر ہونے میں وہ ٹھوس مگر عام فہم بیشمار دلائل پیش کئے کہ کسی میں مجال انکار نہیں۔
- اکیس آیات کے تحت حضرت علیؑ کی امامت ثابت کی گئی ہے۔
- مخالفین کے اکابر علما کی مشہور تصانیف سے مسلمہ روایات کو اپنے دلائل و براہین میں بطور حجت پیش کیا ہے۔ قیمت صرف ۳۲/۲۵ روپیہ

ترجمہ جلاء العیون جلد اول -/۴ نور العصر ۶/۵۰ تاریخ آئمہ ۷/۲۵ نہج البلاغہ عربی اردو -/۲۵ مفاتیح الجنان ۱۳/۵۰ - فہرست مفت

مینیجر مجلسی کتب خانہ محلہ اکال گڑھ شیخوپورہ

مکتبہ امامیہ کے انمول تحفے

مولفہ خلیفہ محمد حسن مرحوم وزیر اعظم پٹیالہ

اعجاز التنزیل:- طباعت وکتابت معیاری، جلد مضبوط گرد پوش نظر افروز، ضخامت ۴۴۸ صفحات قیمت قسم اوّل چھ روپے / قسم دوم چار روپے پچاس پیسے۔

اس گراں قدر کتاب میں عیسائیت کی تردید اور قرآن و اسلام کی حقانیت کو بڑے مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے پاکستانی عیسائی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر اس کتاب کی افادیت اور ضرورت ناگزیر ہے۔

تحریر ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی

کربلا کی شیر دل خاتون:- مصری۔ ترجمہ وحواشی خان بہادر سید محمد عباس صاحب سیدی جلالوی، مقدمہ ڈاکٹر سید مجتبیٰ احسن صاحب کاموتپوری مجتہد العصر۔

ضخامت ۳۲۵ صفحات۔ جلد مضبوط، گرد پوش دیدہ زیب۔

قیمت صرف -/۳

مولائے کائنات کی قابل فخر بیٹی شریکۃ الحسین حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی مقدس زندگی پر یہ کتاب مصر، ایران اور ہندوستان میں مختلف زبانوں میں شائع ہو کر قبول عام کی سند حاصل کر چکی ہے۔

سرکار سید العلماء، علامہ سید علی نقی النقوی

اسوۂ حسینی:- صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہٗ نے اپنی اس تصنیف میں اسوۂ حسینی کے ہمہ گیر پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے۔ یہ بلند پایہ کتاب ایک وقیع پیش کش ہے۔

ضخامت ۴۴ اصفحات۔ گرد پوش سہ رنگا مضبوط جلد

قیمت صرف ۲/۲۵ روپے

حیات قائم آل محمدؑ علیہ السلام کے موضوع پر حضرت

نور العصر:- خطیب اعظم مولانا سید محمد صاحب دہلوی کی مکمل اور جامع تصنیف ہے۔ اس سے بہتر کتاب ابھی تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ اس میں کتاب وسنت، عقل ونقل اور روایت ودرایت ہر لحاظ سے حضرت امام عصر کے وجود مبارک کے اثبات وحیات کے بارے میں براہین قاطعہ فراہم کئے گئے ہیں عصر حاضر میں امام زمانہ کا انتظار سب سے بڑی نیکی ہے۔

ضخامت ۴۳۶ صفحات۔ جلد مضبوط۔ سرورق دیدہ زیب

قیمت قسم اول -/۶، قسم دوم ۴/۵۰ روپے

جلاء العیون حضرت علامہ باقر مجلسیؒ

جلاء العیون جلد اوّل:- کی اہم تصنیف ہے۔ اس میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جناب سیدۃ النساء العالمین، حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰؑ اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے مفصل اور مستند حالات زندگی مندرج ہیں۔ اردو داں حضرات کے لئے یہ کتاب ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ مترجمہ سید عابد حسین صاحب ایم اے ضخامت ۴۴۵ صفحات

قیمت مجلد ۴/۵۰ روپے، قیمت غیر مجلد -/۴ روپے

٭

www.khwajalateefansari.com
RekhtaDownload.com

یہ کتاب سعودی عرب کے علامہ

ابوطالب مومن قریش : عبداللہ الخنیزی کی تصنیف ہے۔ اور مصنف کو اس کی اشاعت کی پاداش میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ اس کا اردو ترجمہ علامہ حیدر جوادی کراروی۔ (نجف اشرف) نے کیا ہے۔ حضرت ابوطالب کی سیرت وسوانح کے سلسلے میں یہ عظیم کتاب اپنا کوئی جواب نہیں رکھتی

ضخامت ۲۰۲ صفحات۔ قیمت قسم اول -/۵

قسم دوم ۵۰/۳ روپے

مطابق فتاویٰ حضرت آیۃ اللہ

توضیح المسائل مفید : العظمیٰ المجتہد اعظم آقائے سید محسن طباطبائی حکیم مدظلہٗ اس میں اصول دین اور فروع دین کی تشریحات، مسائل عبادات ومعاملات فریقین کے درمیان اختلافی مسائل کے جوابات مستحبی نمازیں، دعائیں، بعض متبرک ایام کے اعمال، نماز جمعہ وعیدین کے خطبات مع ترجمہ کے علاوہ عقد نکاح کے صیغوں کی مختلف صورتیں درج ہیں۔ زندگی پر محیط مسائل کا یہ خزانہ ہر گھر میں ہونا اسلام دوستی کا ثبوت ہے کتابت، طباعت بہت عمدہ اعراب کا خاص خیال رکھا گیا ہے

ضخامت ۲۲۰ صفحات۔ قیمت قسم اول -/۶

قسم دوم ۵۰/۴ روپے

خورشید خاور

ایران کے شیعہ عالم اور ہندو کابل کے جلیل القدر علمائے اسلام کے درمیان شہر پشاور میں مذہب شیعہ

ترجمہ شبہائے پشاور

کے تمام اصول وفروع پر دوستانہ ماحول میں جو محققانہ بحثیں ہوئیں، اس کتاب میں تمام وکمال شامل کر دی گئی ہیں۔ شیعت کی صداقت پر بڑی اچھی دستاویز ہے۔

قیمت جلد اول -/۶ جلد دوم -/۶

یہ انمول کتابچہ

وضو (کتاب سنت کی روشنی میں) مشہور محقق آقائے میرزا نجم الدین مدظلہ، سامرہ عراق کی ایک گراں قدر تحریر کا نہایت خوبصورت ترجمہ ہے۔ مترجم کے فرائض جناب عمدۃ الافاضل مولانا سید اعجاز حسین صاحب نقوی مبلغ افریقہ نے انجام دیئے ہیں۔ اس کتابچہ میں وضو میں پاؤں کا مسح قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

مرتبہ مولانا سید منظور حسین صاحب

رہنمائے حجاج :- نقوی۔ اس میں حج وزیارات کے متعلق تمام مسائل آسان پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

قیمت ۵۰/۱ روپیہ۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ ہر قسم کی مذہبی کتب کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔

مکتبہ امامیہ پوسٹ بکس نمبر ۴۸۰۵

اکرم روڈ، پاک نگر۔ لاہور

بقیہ شیعہ مطالبات

صاحب تک پہنچانے کے لئے میں یہاں خود آیا ہوں۔ اراکین مجلس عاملہ نے اپنی چالیس سالہ جدوجہد اور اپنے موقف کی پوری وضاحت کی۔ وزیر داخلہ نے شیعہ لیڈروں کی توجہ دلانے پر یہ بھی کہا کہ شیعہ لیڈروں کا ایک وفد گورنر صاحب سے ملاقات کرے، اور یہ خواہش ظاہر کی کہ خیر سگالی کے طور پر کنونشن کو ملتوی کر دیا جائے، چنانچہ اراکین مجلس عاملہ نے وزیر داخلہ کی بار بار یقین دہانی پر اپنی نیک نیتی کا ثبوت دیتے ہوئے کنونشن کے التواء کو منظور کر لیا۔

توسیع رکنیت زریں سلسلہ

۱۔ مولانا سیّد علی صغیر زیدی کوٹ ڈیجی خیرپور	۱
۲۔ چوہدری محمد بشیر حسین جعفری کوئٹہ	۱
۳۔ ملک احمد حسن ممبری ۱۸۶۳ لاہور	۱
۴۔ سیّد علی نواز شیخوپورہ	۱
۵۔ سید عابد حسین لاہور	۱
۶۔ منور حسین کوئٹہ	۱
۷۔ میر افضل حسین کاظمی جہلم	۱
۸۔ سید ابدال حسین غزنوی گوجرانوالہ	۱
۹۔ سید شبیر حسین بخاری سرگودھا	۱
۱۰۔ کیپٹن سید فضل شاہ گجرات	۱
۱۱۔ طفیل محمد ممبری ۷۲۱ ساہیوال	۱
۱۲۔ نائب صوبیدار سیّد زمرد حسین کوئٹہ	۱
۱۳۔ صادق علی ملک اوورسیئر راولپنڈی	۱
۱۴۔ سید حسن جعفری ممبری ۱۲۹۵۴ سکھر	۱
۱۵۔ غذیا محمد شگر بلتستان	۱
۱۶۔ صفدر علی شریف کراچی	۱
۱۷۔ سید الطاف حسین نقوی ڈیرہ غازی خاں	۱
۱۸۔ ایف۔ سی حق نواز ممبری ۹۹۲۰ حیدرآباد	۱
۱۹۔ کاظم علی کلرک مکتبہ امامیہ	۲
۲۰۔ سیّد غلام عباس ممبری ۶۰۷۲ پشاور	۱
۲۱۔ بابو حسین علی کلرک ممبری ۹۳۰۲ پاراچنار	۱
۲۲۔ سیدہ ماہ نو ممبری ۱۳۳۵۱ کراچی	۱
۲۳۔ حوالدار سید انیس الحسن جعفری ممبری ۷۹۹۱ کراچی	۱
۲۴۔ حکیم منور حسین عسکری ممبری ۵۲۱۲ جھنگ	۱
۲۵۔ ایس ڈبلیو حیدری حسن ابدال	۱
۲۶۔ اللہ دتہ علوی ممبری ۱۰۵۴۴ گوجرانوالہ	۱
۲۷۔ سیّد انیس حیدر پشاور صدر	۱
۲۸۔ سیّد آغا حیدر حسن عابدی روہڑی	۱
۲۹۔ سید امجد علی شاہ رضوی سکھر	۱
۳۰۔ اللہ ڈیوایا زوار رحیم یار خاں	۱
۳۱۔ انعام حسین زیدی ممبری ۶۱۵۲ کراچی	۱
۳۲۔ سیّد فیاض علی زیدی ممبری ۱۱۹۰۵ حیدرآباد	۱
۳۳۔ سیّد امیر حیدر شاہ مظفرگڑھ	۱
۳۴۔ سید مہدی الحسینی النجفی مظفرگڑھ	۱
۳۵۔ نوروز علی ممبری ۱۱۰۷۰ نوشکی	۱
۳۶۔ سید جبار حسین رضوی کراچی	۱
۳۷۔ سید وارث علی زیدی سرپرست مشن	۱
۳۸۔ سیّد ریاض حسین گیلانی خان گڑھ	۱
۳۹۔ سیّد الطاف حسین شاہ بخاری سرگودھا	۲
۴۰۔ رانا شرافت علی خاں میانوالی	۱
۴۱۔ بیگم سید منظور حسین کاظمی ممبری ۱۲۹۲ کراچی	۳
۴۲۔ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب میانوالی	۲
۴۳۔ سید یاور حسین زیدی ممبری ۹۱۰۷ کراچی	۱
۴۴۔ سجاد حسین ممبری ۱۰۷۰۸ کراچی	۱
۴۵۔ سیّد غلام حیدر جعفری سیالکوٹ	۱
۴۶۔ ظفرالدین ممبری ۶۱۸۴ کراچی	۱
۴۷۔ سید ذاکر حسین عابدی ممبری ۳۰۱۲ راولپنڈی	۱

۴۸ - سید محمد اسلم زیدی لائلپور ۱
۴۹ - جعفر حسین رضوی ملتان ۱
۵۰ - سید علی ضامن رضوی ممبری ۴۰۳۷ سرگودھا ۱
۵۱ - غلام علی ممبری ۱۳۸۰۹ مظفرگڑھ ۳
۵۲ - سید مظفر علی نقوی مبلغ مشن راولپنڈی ۲
۵۳ - ابرار حسین شیخ ڈان پیپر پارٹ لاہور ۱
۵۴ - ظفر حسن ظفر جھنگ ۱
۵۵ - سید محمد سرور کاظمی کلرک مشن ۷
۵۶ - شیخ ناظم علی ٹان پیپر پارٹ کراچی ۲
۵۷ - ناز حسین کراچی ۱
۵۸ - سید ذوالفقار حسین جہلم ۳
۵۹ - سید محبوب اصغر کراچی ۱
۶۰ - فیروز الدین ممبری ۹۵۳۷ خیرپور میرس ۱
۶۱ - سید شمیم کاظم نقوی ممبری ۹۱۳۹ واہ کینٹ ۱
۶۲ - طالب حسین کشمیری مظفرگڑھ ۱
۶۳ - الحاج سید حسن علی شاہ کاظمی ناظم دفتر امامیہ مشن ۲
۶۴ - مقصود حسین ممبری ۱۳۳۱۳ لاڑکانہ ۱
۶۵ - حاجی محمد صفدر کوئٹہ ۱
۶۶ - پیر داور علی ممبری ۲۳۳۶ چٹاگانگ ۱
۶۷ - سید غلام حیدر مرزا ممبری ۲۰۷ چٹاگانگ ۱
۶۸ - سید محمد نقی رضوی چٹاگانگ ۱
۶۹ - سید انتظار علی حیدرآباد ۱
۷۰ - سید برکت علی شاہ لاہور کینٹ ۲
۷۱ - سید اعظم علی شاہ خیرپور میرس ۱
۷۲ - سید جعفر حسین گردیزی مردان ۱
۷۳ - محمد حسین ممبری ۱۰۴۷۳ سکردو ۱
۷۴ - سید راحت حسین ہمدانی لاہور کینٹ ۱
۷۵ - محمد علی ممبری ۵۹۲۹ کوہاٹ ۱
۷۶ - جعفر علی بنگش ممبری ۶۶۷۰ کوئٹہ ۱
۷۷ - سید اکبر رضا رضوی کوئٹہ ۱
۷۸ - سید علی رضا دیوانجی کراچی ۱
۷۹ - سید ضامن حسین ممبری ۵۱۰۸ پشاور ۱
۸۰ - سید محمد عباس زیدی لاہور ۱

پتہ مطلوب

مفصلہ ذیل ممبران کے نام پیام عمل کا جنوری ارسال کیا گیا، مگر تبدیلی پتہ کے باعث واپس آگیا۔ لہٰذا دفتر کو یہ حضرات اپنے نئے پتہ سے مطلع فرمائیں۔

۳۱۴۲ - ڈاکٹر سید افتخار حسین عابدی ٹنڈوجام۔
۱۳۱۲۲ - سید رضا حسین نقوی ناظم آباد کراچی
۱۳۰۹۴ - حوالدار سید شبیر حسین شاہ پشاور کینٹ
۱۳۱۱۵ - منشی طفیل محمد خاں ولد چوہدری بابو خاں ضلع لائلپور
۶۵۹۰ - نیاز الحسن ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر تریموں ضلع جھنگ
۱۰۷۰۴ - سید علی مظفر جعفری کراچی۔
۴۲۷۳ - سید غلام سرور شاہ بی اے آنرز خانیوال ضلع ملتان
۴۶۸۹ - ناصر الدین حیدر جناح ریویو ڈھاکہ۔
S - ۵۷ - کیپٹن سلطان علی کوئٹہ۔
S - ۶۷ - مرزا یحییٰ رضا بیگ ڈھاکہ۔
S - ۲ - محمد عبدالحسینی - کراچی -

www.khwajaalateefansari.com
Pakistanidownload.com

خاور نوری

رُباعیات

○

مرکز کو تمام ناتوانی لوٹی
خاموشی سے رعشہ کی گرانی لوٹی
احساسِ حبیب نے جہاں للکارا
برسوں کی مسافت سے جوانی لوٹی

○

ماحول پہ سب رازِ سفر کھول دیا
ہر بند خیال اہلِ شر کھول دیا
شبیرؑ سے مانگ کر معافی حُر نے
اک حُریت فکر کا در کھول دیا

○

ایسا کوئی فرد امتیازی نہ ملا
ایسا کوئی عابد یا غازی نہ ملا
پھر ایک نہ ہو سکے نماز اور جہاد
پھر کوئی سعید سا نمازی نہ ملا

○

ایماں کا اخلاق کا پالا آیا
لیتا ہوا رستہ میں سنبھالا آیا
انصار میں شامل ہوا غازی اک اور
زینبؑ کا سلام لینے والا آیا

www.khwajalateefansari.com
www.khwajalateefansari.com
www.khwajalateefansari.com
Rekhta Download.com

قارئین "پیامِ عمل" کیلئے

نقل قرارداد نمبر ا د ب ، منظور شدہ ٹرسٹ میٹنگ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۸ء ، ماہنامہ "پیام عمل" کے متعلق سید جمیل حسین صاحب رضوی کی تجویز منظور ہوئی کہ آئندہ "پیام عمل" میں اس کی آمد و خرچ کا حساب شائع کیا جایا کرے تاکہ ہمارے مشن کے ممبران و ناظرین "پیام عمل" کو معلوم ہوتا رہے کہ آمدنی کے مقابلہ پر خرچ کس قدر زیادہ ہے جس کے لئے مزید چندہ کی فراہمی کرنی ضروری ہے۔ کہ اس میں چند مستقل عنوانات کے تحت مضامین لکھے جایا کریں ، مثلاً تفسیر قرآن ، محفل تو پہلے سے مقرر ہیں ، اسی طرح "پیام عمل" میں "عمل کا پیغام" "تعمیر سیرت و کردار" افادیت اور اقوال ائمہ علیہم السلام پہلے تجویز ہو چکا ہے۔ جو کہ مہینے ولادت ، شہادت معصومین سے متعلق ہوں ، ان میں اُن کے حالات درج ہوں یا مذہبی و تاریخی حیثیت رکھنے والے ماہ کے "پیام عمل" میں ان کے متعلق خصوصی مضمون ہونے چاہئیں۔ ان امور پر عملدرآمد کے لئے جناب صوفی محمد اتور صاحب ٹرسٹی انچارج ہوں گے۔ اور مولانا سید محمد جعفر صاحب قبلہ کی سرپرستی میں جناب وحید الحسن ہاشمی صاحب رسالہ و کتابچہ مرتب کیا کریں گے۔ اس قرارداد کا اعلان "پیام عمل" میں کیا جائے۔

مندرجہ بالا قرارداد کی تعمیل میں ہم اس مرتبہ ذیل میں ایک مختصر سا خاکہ سال گذشتہ از جولائی ۱۹۶۶ء لغایت جون ۱۹۶۷ء کے آمدنی و خرچ کا درج کرتے ہیں۔

آمدنی :-

	سابقہ بنک بیلنس	= ۱۷۹۳،۰۰
	وصول چندہ ممبر خصوصی	= ۱۱۵۶۵،۰۰
	معاون خصوصی	= ۳۹۵،۰۰
	مربیان	= ۱۰۲۰،۰۰
	سرپرست	= ۱۲۰۰،۰۰
	میزان	= ۱۵۹۷۳،۰۰
دیگر عطیات	زکوٰۃ وغیرہ	= ۱۲۹۹،۰۰
	سہم امام	= ۶۱۱۹،۰۰
	میزان کل	= ۲۳۳۸۹،۰۰

خرچ :-

پیام عمل معہ ضمیمہ جات	= ۱۳۹۰۵،۰۰
تنخواہ عملہ	= ۶۶۷۳،۰۰
شعبۂ مبلغین و شادی	= ۱۲۸۵،۰۰
ڈاک خرچ وغیرہ	= ۲۸۱۲،۰۰
میزان	= ۲۴،۶۷۵،۰۰

آمد و خرچ کا تفاوت ۱۲۸۶/۰ روپے ہے۔ "پیام عمل" پر خرچ بمقابلہ آمدنی از ممبران تقریباً ۹ ہزار سالانہ زیادہ ہے۔ مزید یہاں اکثر حضرات کے ذمہ مختلف واجبات ہیں۔ اس کمی کو عطیات ، سہم امام کی مدات سے پورا کیا جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ "پیام عمل" اپنے پاؤں پر کھڑا ہو ، اس پر ہم دوسری اشاعت میں مزید روشنی ڈالیں گے۔

بقیہ عید مباہلہ صؔ

سواران بنی حارث بن کعب کے ساتھ میدان مباہلہ میں یا لباس فاخرہ آئے۔ لیکن خوفزدہ ہو کر مباہلہ نہ کیا۔ اور جزیہ دینے پر راضی ہوئے بعض نے ۲۵ ذی الحجہ کو بھی روز مباہلہ لکھا ہے۔ ممکن ہے کہ معاملات کے طے ہونے اور صلح نامہ لکھے جانے میں دو دن صرف ہوئے ہوں اور نصارائے نجران کی واپسی ۲۷ ذی الحجہ کو ہوئی ہو۔ بہر حال عید غدیر کے فوراً بعد عید مباہلہ واقع ہوئی۔ باقی آئندہ

بقیہ اطلاعات

اطلاع نمبر 6۔

جن سرپرست اور مربی حضرات کے ذمہ واجبات بقایا ہیں۔ وہ یا تو خود ہر ماہ بالاقساط ادائیگی فرماتے رہا کریں۔ اور یا پھر مقرر کردہ قسط کا وی پی وصول فرما لیا کریں تاکہ واجبات ادا ہو جائیں۔ وی پی کی واپسی ایک قومی ضیاع ہے۔ جس سے اجتناب ضروری ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

اعلانِ خاص

جملہ ممبران چندہ دہندگان مطلع رہیں

اب تک دفتر امامیہ مشن کا طریق کار یہ رہا ہے۔ کہ تمام رقومات وصول ہونے پر مطبوعہ رسیدات جاری کی جاتی تھیں۔ اگرچہ یہ طریقہ قاعدہ کی رُو سے درست تھا۔ لیکن اس میں اکثر ایسا ہوتا رہا ہے۔ کہ رسیدات ڈاک میں گم ہو گئیں۔ اور اس طرح خط و کتابت کا یہ سلسلہ جاری ہو گیا۔ اس لئے اب یہ طے پایا ہے۔ کہ آئندہ ماہ اپریل ۱۹۶۸ء سے ممبران خصوصی و معاونین خصوصی کے سالانہ چندہ جات کی وصولی کا اعلان بذریعہ ماہنامہ "پیام عمل" ہوا کرے گا۔ اس طرح سے مشن بھی زیر باری سے بچ جائیگا۔ اور سب حضرات مطمئن بھی ہو جائیں گے۔ البتہ اگر کوئی صاحب لازماً مطبوعہ رسید ہی طلب فرمانا ضروری سمجھیں۔ تو رقم بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن پر اس امر کی وضاحت فرما دیا کریں۔ تو اس کی تعمیل کر دی جائے گی۔ ماسوائے ممبران خصوصی و معاونین خصوصی کے باقی تمام وصول شدہ رقومات کی رسیدات حسب سابق جاری کی جایا کریں گی۔ والسلام

مینجنگ ٹرسٹی امامیہ مشن پاک نگر (بھارت نگر) لاہور

بقیہ اداریہ صہ ۲

اگرچہ بعض حضرات کے نزدیک یہ کارروائی ایک عظیم الشان قوم کے شایانِ شان نہیں۔ لیکن حالات اور واقعات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جو فیصلہ کیا گیا۔ وہ تدبر اور حسینی سیاست پر مبنی ہے۔ ہم حکومت کو ایک تاثر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم پر جو نصاب دینیات ٹھونسا گیا ہے۔ وہ ہمارے عقائد کے یکسر خلاف ہے۔ خود حکومت ہمارے اس مطالبے کے لئے موزوں فضا پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ شیعوں کا یہ دیرینہ مطالبہ "زیرِ غور" کے چکر سے نکل کر کامیابی اور کامرانی کی منزل میں قدم رکھے گا۔

بقیہ ایک عجیب تشریحی قول

میں بولتا ہے۔ تو انسان بول نہیں سکتا۔ لہٰذا حضور کا ارشاد بجا اور درست ہے۔ کہ انسان لحم یعنی گوشت سے بولتا ہے۔

غرضیکہ حضور کے مذکور تشریحی قول میں اس قدر تشریحی باریکیاں پنہاں ہیں۔ کہ اُن کی تہہ تک ایک ماہرِ تشریح ہی پہنچ سکتا ہے۔ میں حضور کے اس قول پر زیادہ تشریحی روشنی ڈالتا لیکن غیر تشریح دان حضرات کے لئے مضمون دقیق بن جاتا اور تشریح دان حضرات کے لئے جو اشارے پیش کئے ہیں۔ وہ کم نہیں۔ اس لئے اسی مختصر مضمون پر اکتفا کرتا ہوں۔ فافہم۔

ماہنامہ "پیامِ عمل" لاہور

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

سرفراز لکھنؤ کا خاتم النبیینؐ نمبر

بعثت حضرت سرورِ کائناتؐ کے ۱۴ سو سالہ یادگار کے موقع پر "سرفراز" نے اپنا جو خاتم النبیینؐ نمبر شائع کیا ہے۔ وہ اتنا زیادہ کامیاب اور مقبول ہوا ہے کہ پاکستان کے مومنین بھی اسے برابر طلب فرما رہے ہیں۔ تقریباً سات سو صفحات کے اس نمبر کی قیمت آٹھ روپیہ ہے۔ پاکستان کے خواہشمند مومنین مبلغ نو روپیہ حسب ذیل پتہ پر پاکستان میں جمع کر کے رسید (۱) منیجر سرفراز لکھنؤ یا (۲) مدیر اصلاح کھجوا ضلع سارن (بہار) کے نام روانہ کر دیں۔ نمبر ان کی خدمت میں فوراً رجسٹری کر دیا جائے گا۔ اور جو حضرات ساتھ ہی "سرفراز" کے سالانہ خریدار بننا چاہیں وہ محض چودہ روپیہ جمع کر دیں۔ نمبر کے علاوہ ان کی خدمت میں سال بھر تک ہر ہفتہ سرفراز بھی بلا ناغہ پہنچتا رہے گا۔ اور محرم نمبر اور رجب نمبر دونوں بھی آئندہ اسی چودہ روپیہ میں مل سکیں گے۔

روپیہ جمع کرنے کا پتہ

مکتبہ سبحانی، بلاک ۱۹، سرگودھا

المشتہر: منیجر "سرفراز" اخبار لکھنؤ (انڈیا)

اعلانِ مجلس

مورخہ ۱۷ مارچ اتوار کے دن علاقہ نواب صاحب علی رضا بلوچ ایک مجلس سید الشہدا منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قبلہ سید محبوب علی شاہ صاحب سبحانی اور دیگر ذاکرین تشریف لا رہے ہیں۔

(سید نسیم احمد)

شیخ محمد انور پبلشر نے باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر تعلیمی پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ عمل پاک نگر اکرم روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تاریخِ اسلام کے وِرثہ میں شاندار اضافہ

تاریخِ اِسلام حِصّہ دوم

دُنیائے اِسلام کے مایۂ ناز مُحقق و مُفکر

سرکار سید العلماء الحاج مولانا سید علی نقی النقوی مجتہد العصر و الزمان

— کا تازہ شاہکار —

جس میں ہجرت کے بعد کے ابتدائی حالات اختصار و جامعیت کے ساتھ منصۂ شہود پر آئے ہیں۔

- دُنیائے اسلام میں اوّلین خطبہ جمعہ۔
- دُنیا میں بین الاقوامی معاہدہ کا پہلا دستور۔
- جنگِ بدر کے سلسلہ میں بعض گمراہ کُن افسانوں کا جائزہ۔
- سلاطینِ اُمیہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان مؤرخین کے پیغمبرِ اسلام پر الزامات اور قرآن کی روشنی میں ان الزامات کی تردید۔
- یہ کتاب مستشرقین [illegible] تاریخ و سیاست کے علماء و طلباء کیلئے عمدہ تحفہ ہے۔
- اوس و خزرج کی خونخوار نزاع کی جانثار اخوت میں تبدیلی
- قائدِ بنی نجار کے تقرر پر طرزِ جمہوریت کی تردید۔
- قرآن و سُنّت کی روشنی میں اسلام کا حقیقی نظام جہاد اور جنگ کے قرآنی شرائط۔
- سابقین الاوّلین صحابہ جو جنگِ بدر کے ۳۱۳ مجاہدین میں شامل ہیں بھی کھوٹے سکے موجود تھے جو جہنم کا ایندھن بنے۔ ان میں سے [illegible]

کاغذ سفید۔ طباعت دیدہ زیب۔ ضخامت ۴۰۸ صفحات۔ جلد مضبوط۔ رنگین گرد پوش۔ قیمت دو روپے پچھتر پیسے صرف

مکتبہ امامیہ (امامیہ مشن لاہور) کی دیگر کتابیں جن پر ممبران مشن کو بیس فیصد رعایت ملتی ہے۔ حسب ذیل ہیں

ترغیبُ الصّلوٰۃ	-/۵۰	دعائے روزِ عرفہ	-/۵۰	فیض قبور	-/۱	محمد بن ابی بکر	-/[illegible]
دینیات حصہ اوّل	۱/۱۲	دینیات حصہ دوم	۱/۲۵	رہنمائے حجاج	۱/۵۰	مجالس الشیعہ	-/[illegible]
اعتقادیۂ شیخ صدوقؒ	-/۲	اثباتِ پردہ	-/۲	رہنمایانِ اسلام	-/۲	تاریخِ اسلام حصہ اوّل	-/[illegible]
زندگی کا حکیمانہ تصور	۲/۲۵	اسوۂ حسینی	۲/۲۵	متعہ اور اسلام	-/۳	کربلا کی شیر دل خاتون	-/[illegible]
شہید اعظم	-/۳	دین دارِ اسلام	۲/۲۵	فتح مُبین	-/۴	دینِ حق	[illegible]/۵۰
اعجاز التنزیل قسم دوم	۴/۵۰	تاریخ حسن مجتبیٰؑ	-/۸	الغفاری	۵/۵۰	خلافت و امامت	-/[illegible]

حضرت امام حسینؑ شہید ۲/۷۵

پاکستان میں علوم محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی سب سے بڑی نشرگاہ

امامیہ مشن پاکستان ٹرسٹ (پاکپتن)

پاک نگر۔ اکرم روڈ۔ لاہور۔ پوسٹ بکس ۲۸۵